عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۸ | ۳ تا ۹/ جمادی الاوّل ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/ مئی ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۱۷

معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کا عملی نفاذ

ختمِ نبوت کانفرنس
بادشاہی مسجد لاہور

جھلکیاں

روئیداد

قراردادیں

ذرا نم ہو تو...

قہرِ الٰہی کو دعوت مت دیجئے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

حرام گوشت بسم اللہ سے حلال نہیں ہوتا

محمد علی، کراچی

س:...... میں بیرون ملک ایک مسلم ملک میں رہتا ہوں جو صرف نام کا مسلمان ہے، اگر یہاں حرام گوشت بسم اللہ پڑھ کر کھالیا جائے تو اس کی اسلامی نقطۂ نظر سے کیا حیثیت ہے؟

ج:...... حرام گوشت بسم اللہ پڑھ کر کھانے سے حلال نہیں ہوجاتا، آپ اپنے تئیں حلال کھانے کی کوشش کریں، اگر حلال گوشت نہ ملتا ہو تو سبزیوں پر گزارہ کریں۔ نعوذ باللہ! اگر حرام گوشت بسم اللہ سے حلال ہوجائے تو پھر دوسرے سارے حرام حتیٰ کہ کتے، بلی کا گوشت بھی بسم اللہ سے حلال ہوجایا کرے، اگر وہ حلال نہیں ہوسکتا تو یہ بھی نہیں ہوسکتا۔

چمڑے کی جیکٹ میں نماز

خالد مصطفی، اسلام آباد

س:...... چمڑے کی جیکٹ، بیلٹ اور موزے پہن کر نماز کی ادائیگی ہوسکتی ہے یا نہیں؟ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جو جیکٹ ہم نے پہن رکھا ہے اس کا چمڑا حلال جانور کا ہے یا حرام کا، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... خنزیر اور انسان کے چمڑے کے علاوہ تمام جانوروں کی کھال رنگنے کے بعد پاک ہوجاتی ہے، لہٰذا اگر یقین ہو کہ یہ جیکٹ اور بیلٹ خنزیر اور انسان کی کھال کے نہیں ہیں تو ان کو پہن کر نماز ہوجاتی ہے۔

وراثت کی تقسیم

سہیل سردار، ہانگ کانگ

س:...... میرے والد کا انتقال ہوچکا ہے، جائیداد کی تقسیم کیسے ہوگی؟ ہمارا گھرانہ دو بھائی، ایک بہن اور والدہ پر مشتمل ہے؟

ج:...... آپ کے والد صاحب کی جائیداد میں سے ادائیگی قرض اور نفاذ وصیت کے بعد جو کچھ بچ رہے، اس کو چالیس حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، بیوہ کو آٹھواں حصہ اور ہر بیٹے کو دوہرا اور بیٹی کو اکہرا ملے گا، تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہوگا:

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹی
۵	۱۴	۱۴	۷

سمندری جانور

راجا سعید، راولپنڈی

س:...... سمندر کی کون سی مچھلیاں حلال ہیں؟ میں نے سنا ہے کہ وہ مچھلی جس کے دانت ہوں اور وہ چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہوں یعنی گوشت خور مچھلیاں وغیرہ کھانا حلال نہیں ہے؟ کیا یہ بات درست ہے؟

ج:...... وہ مچھلیاں جو بچے دیتی ہوں جیسے مگر وغیرہ، وہ مچھلی کے حکم میں نہیں ہیں، اسی طرح وہ جن کی ریڑھ کی ہڈی اور گلپھڑے نہ ہوں، وہ بھی مچھلی نہیں کہلائیں گی بلکہ وہ سمندری جانور کہلائیں گی، احناف کے نزدیک ان کا کھانا حلال نہیں ہے۔ باقی گوشت خور یا دانت والی مچھلیاں حرام نہیں ہیں۔ امام شافعیؒ کے ہاں ہر سمندری جانور حلال ہے، سوائے سمندری خنزیر کے۔

کسی کا مال ہضم کرنا

محمد عارف، کراچی

س:...... ایک دکاندار نے مجھ سے دو لاکھ کا مال لے کر رقم دینے سے انکار کردیا ہے، لہٰذا اس رقم پر مجھے زکوٰۃ دینی ہے یا نہیں؟ اور دنیا اور آخرت میں رقم نہ دینے والے کی کیا سزا ہے؟

ج:...... اس دکاندار کا یہ عمل ظلم پر مبنی ہے ان کو شاید معلوم نہیں کہ دنیا میں تو شاید وہ اس انداز سے مال اکٹھا کرلے گا مگر آخرت میں اس کو اس کا بدترین وبال بھگتنا ہوگا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ہتھیالی، قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے وہ ٹکڑا نکال کر اس کے گلے میں طوق کے طور پر پہنایا جائے گا اور اس کے علاوہ اس کے بدلہ میں اس کی نیکیاں قرض خواہ کو دے دی جائیں گی۔

بہر حال جس رقم کے دینے سے وہ منکر ہے اس کی زکوٰۃ آپ پر واجب نہیں ہے، ہاں اگر وہ کبھی دے دے تو آپ کو گزشتہ تمام سالوں کی اس کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

© WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد: ۲۸ ۳تا۹/جمادی الاول ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/مئی ۲۰۰۹ء شمارہ: ۱۷

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

اس شمارے میں!

ذرا غم ہو تو......	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کا عملی نفاذ	۸	مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی
آزاد کشمیر کا تاریخی دن...یوم ختم نبوت	۱۲	حافظ محمد مقصود کشمیری
سپاس نامہ	۱۳	صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
الحاد و زندقہ کا نیا انداز! (۲)	۱۷	مولانا سعید احمد جلال پوری
قہر الٰہی کو دعوت مت دیجئے	۲۱	مولانا محمد سہیل ممتاز
ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور جھلکیاں، روئیداد و قراردادیں	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷، ۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

بقدرِ کفایت روزی پر صبر کرنا

دوسری بات یہ فرمائی کہ اس پر رونے والیاں کم ہوں، کیونکہ اس کا خویش قبیلہ زیادہ نہیں تھا، اس لئے جب مرا تو اس پر کوئی رونے والا بھی نہیں۔ اللہ اکبر! کیسی عمدہ حالت ہے کہ جیسے دُنیا میں اکیلا آیا تھا ویسے ہی اکیلا رُخصت ہوا، کیونکہ اگر کسی کی موت پر ہزاروں رونے والے بھی ہوں تو ان کے رونے سے مرنے والے کو کیا نفع؟ بقول اکبر:

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے
تہِ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے!

مرنے کے بعد آدمی کو نہ دُنیا کی عزت و وجاہت کام آئے گی، نہ دولت و ثروت، نہ لوگوں کے مرثیے اور نوحے، اس کے کام تو وہ اعمال آئیں گے جن کو یہ اپنے ساتھ لے گیا۔

تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ اس کا ترکہ بھی کم ہو، جس کو یہ پیچھے چھوڑ کر گیا تھا، نہ وہ اپنی زندگی میں دُنیا سے ملوث ہوا، نہ اس کے مرنے پر اس کی وراثت کے جھگڑے ہوئے۔

یہ تمام صفات، جن کو اس حدیث میں لائقِ رشک فرمایا گیا، اگر کسی بندۂ خدا کو نصیب ہوں تو اسے شکر کرنا چاہئے، اور اگر نصیب نہ ہوں تو کم از کم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان کو لائقِ رشک تو سمجھے، اس سے بھی کسی درجے میں ذوقِ نبوی کے ساتھ ہم آہنگی نصیب ہو جائے گی، رزقنا اللہ بفضلہ ومنّہ!

دوسری حدیث کا مضمون واضح ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشکش کی گئی کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے بطحائے مکہ سونا بنادیا جائے، مگر اس کو منظور نہیں فرمایا، اور یوں عرض کیا کہ: یا اللہ! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کھایا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں، بھوکا رہوں تو آپ کی بارگاہ میں گڑگڑاؤں، اور جس دن کھانے کو میسر آئے آپ کا شکر و حمد بجالاؤں۔

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزتِ نفس اور بلندیٔ زُہد کا کسی قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے، اسی کے ساتھ دُنیا کی حقارت و ذلت بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ خود ربّ العالمین کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیشکش کی جاتی ہے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول نہیں فرماتے۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر و فاقہ خود اختیاری تھا، مجبوری کی وجہ سے نہیں تھا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے، اور یہ حق تعالیٰ شانہٗ کو بہت ہی پسند ہے، اسی طرح جب حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے کوئی نعمت ملے اس پر شکر کرنا بھی اس نعمت کا حق ہے، کیونکہ شکر پر مزید انعامات سے نوازنے کا وعدہ ہے، اور ناشکری پر سزا کی وعید ہے، حق تعالیٰ شانہٗ ہم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان محبوب اداؤں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق کامیاب ہوا وہ شخص جو اِسلام لایا، اور اس کو بقدرِ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ضرورت رزق عطا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قناعت عطا فرمائی۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

مطلب یہ کہ ایسا شخص جس کو یہ تین نعمتیں ملی ہوں، دُنیا اور آخرت میں کامیاب ہے، اسلام کی ہدایت ہو جانا، بقدرِ ضرورت روزی مل جانا، اور اس پر قناعت نصیب ہو جانا، کیونکہ رزق تو مِن جانب اللہ مقدر ہے، جس شخص کو قناعت نصیب ہوگئی، اور وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا، اس کو دُنیا اور آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مبارک ہے وہ شخص جس کو اِسلام کی ہدایت ہوئی، اور اس کی روزی بقدرِ کفایت تھی، اور اس کو قناعت نصیب ہوئی۔“

(ترمذی ج:۲ ص:۵۸)

یعنی وہ شخص نہایت مبارک ہے جس کو اِسلام کی ہدایت ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیا، اور اس کو بقدرِ کفایت روزی میسر آئی کہ الحمدللہ گزارہ چل رہا ہے، اگرچہ بچتا بچاتا کچھ نہیں، اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قناعت کی دولت سے نوازا کہ اس کو زیادہ جمع کرنے کی حرص نہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہم کو بھی یہ دولتیں نصیب فرمائے، آمین!

☆☆......☆☆

حضرت ذوالنونؒ مصری کا قول

☆......دنیا اچھی نہیں ہے مگر ذکرِ الٰہی کے ساتھ، آخرت اچھی نہیں ہے مگر عفوِ الٰہی کے ساتھ، جنت اچھی نہیں ہے مگر دیدارِ الٰہی کے ساتھ۔ (مرسلہ: اے ایل طاہر)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

ذرا نم ہو تو.....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

قرون اولی، بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک ایسے بہت سے واقعات پڑھنے اور سننے کو مل جاتے تھے کہ عاشقانِ رسول نے اپنا سب کچھ... مال، جان، آل، اولاد، گھربار، خویش قبیلہ، برادری، تعلقات اور عزت وناموس وغیرہ... سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر قربان کردیا، مگر افسوس کہ آج کل کے مفادات اور زرپرستی کے دور میں ایسی مثالیں کمیاب بلکہ نایاب ہوتی جارہی ہیں، ستم بالائے ستم یہ کہ نام نہاد مسلمان معمولی معمولی اغراض ومفادات کو نعوذ باللہ اپنے دین وایمان پر ترجیح دینے لگے ہیں، ملازمت، نوکری، عہدہ، منصب، زن، زر اور زمین تو کجا؟ چند روپوں کے مفاد کو بھی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربان کرنے کو تیار نہیں۔

کس قدر شرم کا مقام ہے کہ اگر ان کی نسبی رشتہ داری اور خاندانی عداوت ودشمنی کا معاملہ ہو، تو وہ اپنے باپ، دادا، نانا، نانی، چچا، تایا، بھائی، بہن، بیوی، بچے اور ماں بیٹی کے دشمن سے بول، چال، لین، دین اور معاملات وغیرہ سب کچھ ترک کرنے کو آمادہ اور تیار ہوجاتے ہیں، اس کے برعکس اگر انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں، ختم نبوت کے باغیوں، مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں اور دشمنانِ رسول سے میل، جول، علیک سلیک، کاروبار اور معاملات ترک کرنے کو کہا جائے تو نہ صرف اس کے لئے آمادہ نہیں ہوتے، بلکہ اپنے تعلقات، میل، جول، معاملات اور کاروبار کے جواز کے لئے سوسو عذر لنگ اور جھوٹے سچے بہانے تراشتے ہیں۔

چنانچہ کبھی پرانے تعلقات کا، کبھی گھر ودکان کے پڑوس کا، کبھی روزی وروزگار کا، کبھی پرانی گاہکی کا بہانہ کرتے ہیں، تو کبھی اس کا کہ آخر ہم یہودیوں، عیسائیوں، سکھوں، ہندوؤں اور بدھسٹوں سے بھی تو کاروبار کرتے ہیں، اگر ان سے کاروبار جائز ہے تو قادیانیوں سے کیوں کرنا ناجائز ہے؟ کبھی کہتے ہیں کہ ہم ان کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے ان سے کاروبار کریں تو کیوں ناجائز ہوگا؟، کبھی کہتے ہیں کہ مولانا! دین میں اتنی شدت اور سختی نہیں ہے، جتنا آپ لوگوں نے کررکھی ہے، کبھی کہتے ہیں مولانا! اگر ہم ان سے میل جول اور لین دین چھوڑدیں گے تو ان کو دعوتِ اسلام کے لئے قریب کیسے کریں گے؟ کبھی کہتے ہیں مولانا! وہ تو بڑے بااخلاق ہوتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ مولانا! یہودی اور عیسائی تو ایسا نہیں کرتے، آخر آپ لوگ اس قدر تنگ نظری پر کیوں اتر آئے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں، گستاخوں اور منصب ختم نبوت کو نوچنے والوں سے لین دین تو کیا! معمولی تعلقات کو قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

حالانکہ اگر وہ ذرا سا غور وفکر کر لیتے تو انہیں بآسانی یہ بات سمجھ میں آجاتی کہ باغیانِ رسالت وگستاخانِ نبوت اور دوسرے کافروں سے میل جول، تعلقات اور معاملات میں زمین وآسمان کا فرق ہے، اس لئے کہ وہ سب کے سب اپنے آپ کو مسلمانوں کے علاوہ دوسرے ناموں سے متعارف کراتے ہیں، چنانچہ بزعم خویش حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے اپنے آپ کو یہودی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے اپنے آپ کو عیسائی اور گوتم بدھ کو ماننے والے اپنے آپ کو بدھسٹ اور گرونانک کو ماننے والے اپنے آپ کو سکھ اور دیوی دیوتا کو ماننے والے اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتا، لہٰذا کوئی مسلمان، ان کو مسلمان سمجھ کر نہ ان کے قریب جاتا ہے اور نہ ان کی دعوت قبول کرتا ہے، اس کے برعکس جب باغیانِ ختم نبوت اپنے آپ کو مسلمان باور کرائیں گے اور اپنے ملعون راہنما کو نعوذ باللہ محمد رسول اللہ کہہ کر کلمہ اسلام پڑھیں گے، اور اسلامی اصطلاحات استعمال کریں گے تو ایک سیدھا سادا مسلمان ان کے قریب کیسے نہیں جائے گا؟ اور ان کی دعوت کو کیسے نہیں قبول کرے گا؟ اس پر مستزاد یہ کہ جب وہ یہ کہیں گے کہ ہم مسلمان ہیں، اور مولویوں کا ہمارے خلاف پروپیگنڈا غلط ہے، ورنہ ہم ہی اصلی اور سچے مسلمان ہیں، تو وہ مسلمانوں کی دعوت سے کیونکر متاثر ہوں گے؟ الغرض جب وہ اپنے الحاد وزندقہ کو پروان چڑھانے اور مسلمانوں کو چکر دینے کے لئے یہ سب کچھ کریں گے تو مسلمانوں کا دین وایمان کیونکر تباہ وبرباد نہیں ہوگا؟

دوسرے الفاظ میں وہ نہایت عیاری سے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر کافر ومرتد بناتے ہیں، ان کی عیاری کی مثال بالکل اسی طرح ہے، جس طرح ایک غیر مسلم اپنی دکان پر شراب کا بورڈ لگا کر شراب بیچتا ہے یا خنزیر کے گوشت کا بورڈ لگا کر سور کا گوشت بیچتا ہے تو کوئی مسلمان اس کے پاس شراب اور خنزیر کا گوشت خریدنے نہیں جائے گا، لیکن اس کے برعکس اگر کوئی ملعون شراب پر زمزم کا اور خنزیر پر بکرے کا لیبل لگا کر فروخت کرے گا، تو ہر مسلمان اس سے دھوکا کھائے گا، اسی لئے مسلمانوں کو ان ملحدین کے الحاد وزندقہ سے بچانے کے لئے علمائے امت کا متفقہ فتویٰ اور موقف ہے کہ ان سے میل جول اور معاملات نہ کئے جائیں، ورنہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ ان کے ارتدادی جراثیم ان بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کو تباہ وبرباد نہ کردیں، حضرات علمائے امت کی اس دل سوزی پر اگر کچھ دنیا پرست توجہ نہیں دیتے لیکن بحمداللہ کچھ ایسے بھی ہیں جو حقیقت حال کے ادراک پر اس کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے ہیں۔

بہرحال اس گئے گزرے دور میں بھی بہت سے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ جب انہیں ان ملعونوں کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے تو وہ ذات رسالت مآب کی عزت وناموس اور دینی وملی غیرت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے اور تمام تعلقات اور معاملات ترک کرنے، بلکہ لاکھوں کا نفع قربان کرنے اور کروڑوں کا نقصان برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، چنانچہ اس قسم کے ایک عاشق صادق اور فرزانے کا ایمان افروز واقعہ پڑھئے اور سر دھنئے۔

حاجی عبداللہ صاحب پشین ضلع بلوچستان میں فروٹ کے بڑے کاروباری اور باغات کے ٹھیکیدار ہیں، وہ مورخہ ۴/ اپریل ۲۰۰۹ء کو دفتر ختم نبوت کراچی تشریف لائے تو انہوں نے اپنا قصہ سناتے ہوئے بتایا کہ:

''میں قادیانی کمپنی شیزان کے مالک کو تقریباً گیارہ سال سے سیب اور ٹماٹر سپلائی کر رہا تھا، ایک مرتبہ میں تبلیغ میں گیا تو وہاں بزرگوں سے معلوم کیا کہ قادیانیوں سے کاروبار کرنا کیسا ہے؟ مگر انہوں نے کوئی واضح جواب نہ دیا، میرے ساتھ دوران سفر گاڑی میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں کے علاوہ ایک اور مفتی صاحب بھی بیٹھے تھے، انہوں نے کہا کہ اس کا جواب میرے پاس ہے، لیکن چونکہ میں ابھی تفصیلاً جواب نہیں دے سکتا، اس لئے صرف اتنا کہتا ہوں کہ قادیانیوں سے کاروبار کرنا صحیح نہیں ہے، اس پر میں نے مفتی صاحب سے کہا کہ جس گاڑی میں آپ بیٹھے ہیں، اس کو جاپان نے بنایا ہے اور جو موبائل فون ہم استعمال کرتے ہیں یہ بھی بیرون ملک

www.khatm-e-nubuwwat.info

والے بناتے ہیں، ہم عیسائیوں اور یہودیوں سے کاروبار کرتے ہیں حالانکہ وہ غیر مسلم ہیں، جب ان غیر مسلموں سے کاروبار جائز ہے تو قادیانی غیر مسلموں سے کاروبار کیونکر ناجائز ہے؟ اس پر مفتی صاحب نے کہا کہ آپ کراچی میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مفتی عبدالمجید صاحب کے پاس چلے جائیں، وہ آپ کو تفصیلاً جواب دیں گے، چنانچہ میں کراچی آیا اور مفتی عبدالمجید صاحب سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے تفصیل سے جواب دیا کہ آپ قادیانیوں سے کاروبار نہیں کر سکتے، یہودیوں اور عیسائیوں سے کر سکتے ہیں، اس لئے کہ وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں اور قادیانی آستین کے سانپ ہیں، چنانچہ میں نے قادیانیوں کو کہا کہ میں آپ کو مال نہیں دے سکتا، اس لئے کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے، چنانچہ میں نے ان کو صاف انکار کر دیا، میں نے چونکہ حج کی درخواست دی ہوئی تھی، اس کے بعد میں حج کرنے چلا گیا، چونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر اتنا بڑا فیصلہ کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے میری اس غیرت ایمانی کا بدلہ اس طرح دیا کہ ایک روز بیت اللہ شریف میں نماز کا وقت قریب تھا اور میرے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، میں نے فون سنا تو معلوم ہوا کہ پاکستان سے فون ہے، میں نے ان سے کہا کہ نماز کا وقت قریب ہے میں آپ کو نماز کے بعد فون کروں گا، چنانچہ جب میں نے دوبارہ فون کیا تو پتا چلا کہ وہ نیسلے جوس کمپنی والے تھے، انہوں نے کہا کہ حاجی صاحب ہمیں مال چاہئے! میں نے جواب میں کہا کہ میں ابھی حج پر ہوں، اس سال اتنی فصل بھی نہیں ہے، میں آپ کو مال کہاں سے دوں؟ اور پھر میرے پاس مزدور بھی نہیں ہیں، وہ کہنے لگا کہ ہمیں نہیں معلوم، ہمیں تو مال چاہئے، میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگ میرے منشی کو فون کرلو، چنانچہ انہوں نے منشی کو فون کیا، منشی صاحب نے کہا کہ اگر عبداللہ صاحب مجھے فون کرکے بتادیں تو باقی بندوبست میں خود کرلوں گا، میں نے منشی صاحب کو اس سلسلہ میں چار ہزار روپے دینے تھے، منشی صاحب نے کہا کہ مجھے روپے نہیں چاہئیں آپ صرف میرے لئے بیت اللہ شریف میں دعا کردیں میرے لئے یہی کافی ہے، چنانچہ میرے پاکستان پہنچنے سے پہلے ہی منشی صاحب نے نیسلے کمپنی کا سارا آرڈر پورا کردیا اور اس میں مجھے منافع بھی زیادہ ہوا۔''

اس پر ہمارے رفیق کار جناب محمد انور رانا صاحب نے عبداللہ صاحب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت اور قادیانیوں سے نفرت کی بنا پر انہیں مال نہ دینے پر یہ نقد انعام دیا ہے۔

''عبداللہ صاحب نے مزید بتایا کہ میں نے قادیانیوں سے کہا کہ آپ اگر مجھے سیب کی ایک پیٹی پر ایک لاکھ روپے بھی دیں گے تو بھی میں آپ کو مال نہیں دوں گا۔''

نیز عبداللہ صاحب نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ نہ صرف میں نے قادیانیوں کو مال نہیں دیا بلکہ کوئٹہ اور قرب و جوار کے تمام مسلمان تاجروں سے کہا ہے کہ ان باغیانِ رسالت سے کاروبار ختم کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت اور وابستگی کا ثبوت دو، چنانچہ بحمداللہ ہمارے اس طرز عمل سے قادیانیوں کو لاکھوں کا خسارہ ہوا اور ہم نے طے کرلیا ہے کہ آئندہ قادیانیوں کو مال کی خریداری کے لئے بلوچستان کا رخ نہیں کرنے دیں گے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ:

''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی۔''

خدا کرے تمام مسلمانوں کو عبداللہ صاحب کی طرح یہ مسئلہ سمجھ میں آجائے تو ان کو بھی انشاء اللہ اخروی نفع کے ساتھ ساتھ دنیاوی اعتبار سے بھی خوب خوب نفع ہوگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

معاشرہ میں اسلامی تعلیمات کا عملی نفاذ

مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی

اسلام کا تعارف اور اس کی اشاعت، اسلام اور اس کی تعلیمات کے بارے میں پھیلائے گئے شکوک وشبہات کا ازالہ، زمانہ کی ذہنیت اور اس کے مزاج اور ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے عصری اسلوب میں اسلام کے اصول ومبادئ اور تعلیمات کی توضیح و تشریح اور موجودہ دور میں اس کی صلاحیت اور ضرورت کو ثابت کرنا موجودہ وقت میں مفکرین اسلام کی ترجیحات میں سے ہے جبکہ اسلام اور مسلمانوں پر ہر چہار جانب سے یلغار ہے، خصوصاً مغرب کی میڈیائی یلغار بڑے زوروشور سے جاری ہے، مغرب کے سارے وسائل ابلاغ، اسلام اور مسلمانوں کے وجود کو مٹانے کے لئے وقف ہیں، قلم کار، نامہ نگار، اور فنکار ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی شان میں مسلسل گستاخی اور توہین کررہے ہیں، قرآن کریم، حدیث اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شکوک وشبہات پیدا کررہے ہیں، چنانچہ مسلم علماء اور مفکرین نے اس یلغار پر توجہ کی، علمی موضوعات پر اسلامی نقطۂ نظر سے عصری اسلوب میں تصنیف وتالیف کا کام شروع کیا، اس کے لئے مستقل علمی وتحقیقی مراکز اور نشرواشاعت اور طباعت کے ادارے قائم کئے، فکر اسلامی اور دعوت کا کام کرنے والے اسلام، نبی رحمت حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نبوی، قرآن کریم اور تاریخ اسلام پر ہونے والے حملوں کا جواب دینے اور اسلام کے خلاف کی جانے والی سازشوں کو سمجھنے اور عصری تقاضوں اور جدید مسائل کے بارے میں اسلامی افکار ونظریات پیش کرنے کے لئے تحریر وکتابت، صحافت، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور دوسرے جدید وسائل سے استفادہ کررہے ہیں اور مذکورہ بالا اسلامی موضوعات پر مغربی مورخین اور اہل قلم نے جو اعتراضات اور شکوک و شبہات پیدا کئے ہیں، ان کی تردید کی جارہی ہے۔

ان علمی، تحقیقی، فکری اور دعوتی کوششوں کے نتیجہ میں علم کے ہر شعبہ اور فن میں عظیم کتب خانے قائم ہوگئے اور اس میدان میں مسلمانوں کو بڑی کامیابی ملی، صحیح علم وفکر کی ترویج ہوئی اور امت مسلمہ نے اس عہد میں عالم اسلام کے ہر ملک میں باکمال ادباء، فنکار، محققین ومؤلفین اور اہل فکر ونظر کو جنم دیا، جنہوں نے ہر فن میں اور دنیا کی ہر زبان میں عظیم خدمات انجام دیں، ان کوششوں سے حق کے متلاشیوں کے لئے حق تک رسائی بہت آسان ہوگئی اور انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یورپ میں حق کے متلاشی اور تعلیم یافتہ حضرات بڑی تعداد میں اسلام قبول کررہے ہیں، اس اعتبار سے یہ عہد علمی ترقی کے اس عہد کے مشابہ ہے جو اسلام کے قرن اول میں تھا، جس میں دوسری زبانوں کے علوم وآداب عربی زبان میں منتقل ہوئے، اور مسلمانوں نے اس وقت کے علوم وفنون اور فلسفوں کا جائزہ لے کر ان کو مدون کیا، ان کی تلخیص وتشریح کی پھر عقل ونظر کی کسوٹی پر کسا اور جو حصہ صالح ونافع تھا، اس کو لے لیا اور جو مضر تھا اس کو چھوڑ دیا، انہوں نے ان کے اندر اتنا کمال پیدا کیا کہ درجۂ امامت پر فائز ہوگئے، تشنگان علم ان کے پاس آتے اور زانوئے تلمذ تہ کرتے، انہوں نے اس عہد کے ماحول اور مزاج کے مطابق علمی، فکری سیاسی انداز سے اسلام کی تشریح و تفہیم کا کام بھی کیا اور اس وقت کے علمی سرمایہ میں قابل قدر اضافہ کیا۔

یہ علمی قافلہ مسلمانوں کی قیادت میں آگے بڑھتا رہا اور علم وحکمت میں ترقی اور پیش قدمی ہوتی رہی اور اس سے مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں فائدہ اٹھایا اور اس علمی تحریک نے اسلام کے تعارف اور اس کی مقبولیت میں بڑا فائدہ پہنچایا، اخباری رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علمی تحریک سے دشمنانِ اسلام کی ایک بڑی تعداد نے اسلام کو قبول کرلیا اور اسلام واس کی تعلیمات کے متعلق شکوک وشبہات رکھنے والوں کے شکوک وشبہات دور ہوگئے اور انہیں اسلام کے متعلق شرح صدر ہوگیا اور یہ اعتراف کیا کہ گمراہ کن پروپیگنڈا اور مغربی میڈیا کی افتراپردازیوں کی وجہ سے وہ اسلام کی حقیقت اور اس کے صالح نظام زندگی سے ناآشنا اور تاریکی میں تھے۔

لیکن اس سب کے باوجود ہماری زندگی میں ایک پہلو ایسا ہے جو غفلت اور بے توجہی کا شکار ہے اور وہ فوری توجہ کا طالب ہے بلکہ وہ دعوت اسلام کی ترجیحات میں سرفہرست ہے، یہ پہلو خود مسلمانوں کی عملی تربیت اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی ڈھالنا ہے، آج اسلامی معاشرہ میں یہ پہلو انتہائی مخدوش نظر آتا ہے، کیا خواص اور کیا عوام، سب ہی عملی زندگی میں اسلامی تعلیمات سے دور نظر آتے ہیں،

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

اخلاقی اور سماجی کمزوریاں ہر جگہ پائی جارہی ہیں، بلاشبہ مسلمانوں میں اسلام کی خاطر قربانی کا جذبہ موجزن ہے، لیکن ان میں اسلامی تعلیمات اور ملی مصلحت سے ناواقفیت اور حکمت و تدبیر کی کمی پائی جاتی ہے، اسی طرح وہ دشمنان اسلام کی سازشوں سے بھی ناواقف نظر آتے ہیں، اسی ناواقفیت اور غفلت کی وجہ سے وہ دشمنوں کی سازشوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور پھر ان سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں جو انہیں تعمیر سیرت و کردار، عملی زندگی سنوارنے اور صالح اور شاندار مستقبل کی تعمیر سے غافل کردیتے ہیں۔

ایک طرف تو کتب خانے علمی تصنیفات سے پُر ہیں، علمی ادارے اور اکیڈمیاں ترقی کررہی ہیں، علمی مذاکروں کی محفلیں گرم ہیں اور بین المذاہب مکالمے جاری ہیں، دوسری طرف مسلم معاشرہ انتشار، اختلاف، باہمی کشمکش اور دینی انحراف و کمزوری اور پسپائی کا شکار ہے اور مسلمان اصحاب فکر و عمل اور دعوت کا کام کرنے والے ان خطرات سے غافل ہیں جو معاشرہ کے چاروں طرف منڈلا رہے ہیں بلکہ روز بروز بڑھتے جارہے ہیں، فرد اور جماعت کے اندر دینی کمزوریاں اور اخلاقی بیماریاں زور پکڑتی جارہی ہیں اور ذرائع ابلاغ ان بیماریوں، کمزوریوں اور جرائم یا کرپشن کی خوب تشہیر کررہے ہیں، مسلم معاشرہ کی یہ صورت حال تو مسلموں کو اسلام سے متنفر کررہی ہے۔

مسلم معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی اصلاح اور مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب کے ازالہ کی کوشش روشن مستقبل کی تعمیر کا پہلا مرحلہ ہے اور جدید مسائل اور عصری تقاضوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل پیش کرنا اسلامی عمل کی ترجیحات میں سے ہے، اس کی دلیل یورپ میں اسلامی نظام معاشیات کی مقبولیت اور اسلامی بینکنگ نظام کو اختیار کیا جانا ہے، یورپ سرمایہ دارانہ نظام اقتصادیات اور اسلامی اقتصادیات کے درمیان نمایاں فرق دیکھنے کے بعد اب اسلامی نظام معاشیات کو اختیار کررہا ہے، اسی طرح مغربی مادی معاشرہ کی تباہ کاری اور زوال کے بعد یورپین اسلامی معاشرہ میں ضم ہورہے ہیں۔

مسلم معاشرہ کا یہ شعبہ علماء ربانیین، مصلحین اور دعوت اسلام کے میدان میں کام کرنے والوں کی فکر و توجہ کا طالب ہے، کیونکہ عملی تطبیق کے بغیر صرف فلسفے اور نظریے امت کی قیادت نہیں کرسکتے، اور محض علمی موشگافیاں اور علمی تحقیقات خواہ کتنی ہی قیمتی اور وقیع کیوں نہ ہوں کسی قوم وملت کی تعمیر نہیں کرسکتے اور نہ ہی کسی ملک کو دشمن کے خطرے سے محفوظ اور مامون رکھ سکتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ محض فلسفات اور نظریات نہ تو سوویت یونین کو زوال اور انتشار سے بچاسکے اور نہ ہی اشتراکی ملکوں کو، بلکہ حقیقت میں یہ نظریات اور فلسفے ان کے زوال کا سبب تھے اور نہ ہی مغرب کے خوشحالی کے محض نعرے اور فلسفات مغربی تمدن کو زوال سے بچاسکتے ہیں، اسلام نے جس وقت غلبہ اور حکومت و سیاست حاصل کی، اس کے لشکر میں نہ تو فلاسفہ تھے اور نہ حکماء بلکہ ایسے داعی تھے جن کی زندگیاں اسلامی تعلیمات کی سچی تصویر تھیں، چنانچہ انہوں نے عمل اور حسن اخلاق سے دل جیت لئے، پوری دنیا فتح کرلی، کیونکہ وہ اپنے علم پر عمل کرنے والے تھے بلکہ ان کا عمل و کردار علم سے زیادہ وسیع اور ہمہ گیر تھا، ان کی پوری زندگی ان کے علم سے عبارت تھی، علم جب تک عمل کے ساتھ نہ ملے اور فلسفہ کو جب تک عملی جامہ نہ پہنایا جائے اس وقت تک کسی قوم کو فلاح و بہبود سے ہمکنار نہیں کرسکتا، ممکن ہے کہ کچھ ذہنوں کو مطمئن کردے یا چند زبانوں کو بند کردے لیکن یہ اثر دیر تک نہیں رہتا اور دلوں پر اس کی تاثیر ہمیشہ باقی نہیں رہتی۔

اسلام نے علم کو عمل سے جوڑا ہے، ہمارے اسلاف جب کسی چیز کا علم حاصل کرلیتے تھے تو جب تک اس پر عمل نہ کرلیتے آگے نہ بڑھتے، وہ باعمل علماء اور ان کا عمل علم وبصیرت کے ساتھ تھا، ان کی بصیرت اور فراست ان کے علم میں اضافہ کرتی تھی اور اس کی افادیت بڑھاتی تھی، ان کا ایمان ان کے علم میں نورانیت پیدا کرتا تھا اور اس میں تسخیر کی صلاحیت پیدا کرتا تھا، ان کی معرفت عمل سے آشکارہ ہوتی اور عمل ہی سے دوسرے لوگ اخذ کرتے تھے، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ اور بعد کے سلف صالحین کا عمل و کردار دوسروں کے لئے علم و واقفیت کا سرچشمہ تھا، اگر ان کا علم ان کے عمل کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہوتا اور دعوت سے میل نہ کھاتا تو وہ لوگوں کے دلوں کو جیت نہیں سکتے تھے اور ان کی زندگی سرچشمہ علم اور قابل حجت ہوتی، قرون اولیٰ میں اسلام کی اشاعت اسی علم و عمل اور دعوت کے جوڑ سے ہوئی۔

اللہ کے فضل و کرم سے دعوت اسلام کا کام کرنے والوں نے دین کی تعلیم واشاعت اور اس کی تشریح وتفہیم اور اس کے تعارف میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور تعلیم و تربیت اور علمی تاریخی موضوعات پر جو کتابیں لکھی گئیں ہیں اور تصنیف کی جارہی ہیں ان پر ہمیں بجا طور پر فخر کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن ہمارا کام اسی حد تک ختم نہیں ہوتا، بلکہ ہماری یہ کوششیں عمل و کردار سے عبارت ہوں، کیونکہ دنیا ہمارے کتب خانوں کو نہیں دیکھتی جتنا کہ ہماری عملی زندگی کو دیکھتی ہے۔

مثال کے طور پر ہم اسلام کی اس فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے اور سب لوگ برابر ہیں، برتری اور تفوق کا معیار صرف تقویٰ ہے، اسی طرح پڑوسیوں کے حقوق، افراد خانہ کے حقوق، اساتذہ اور طلباء کے حقوق، حاکم و

www.khatm-e-nubuwwat.info

رعایا کے حقوق، صداقت، دیانت، عفت و حیاء، پاکبازی اور خدا کے یہاں جواب دہی کا تصور ہے، ناحق خون اور سود کی حرمت، عدل وانصاف اور وہ تمام خصوصیات جو اسلامی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کے بارے میں اسلام کی واضح تعلیمات ہیں، اگر کوئی شخص ان تعلیمات کا نمائندہ معاشرہ دیکھنا چاہے تو کیا اس کی خواہش پوری ہو سکتی ہے؟

مندرجہ ذیل آیات قرآنی (جن کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے) میں مطلوبہ مثالی اسلامی معاشرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، یہ آیات قرآنی مسلمانوں کی زندگی کا منشور ہے اور وہ آئینہ ہے، جس میں مسلمانوں کی زندگی کی صحیح تصویر دیکھی جاسکتی ہے، عقیدہ، عبادت اور سلوک و کردار میں اس کا کیا عمل ہونا چاہئے، اس کی بھی صحیح تصویر ملتی ہے اور ان آیات شریفہ میں جو اوامر و نواہی ہیں ان ہی کے مطابق زندگی گزارنے پر اللہ کی نصرت و مدد کا وعدہ ہے:

ترجمہ: ''اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے ساتھ رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ: ''اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحمت فرما'' جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے، اگر تم نیک ہوگے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخش دینے والا ہے اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے اور اگر تم اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہو ان (مستحقین) کی طرف توجہ نہ کر سکو تو ان سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کرلو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ ہی بالکل کھول دو (کہ سب ہی کچھ دے ڈالو اور انجام یہ ہو کہ) ملامت زدہ اور ماندہ ہو کر بیٹھ جاؤ، بیشک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا، کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں، کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے اور جس جاندار کا مارنا خدا نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرنا، مگر جائز طور پر (یعنی بہ فتوئی شریعت) اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (کہ ظالم قاتل سے بدلہ لے) تو اس کو چاہئے کہ قتل (کے قصاص) میں زیادتی نہ کرے، وہ منصور اور فتحیاب ہے اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکنا مگر ایسے طریقے سے کہ بہت بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو، یہ بہت اچھی بات ہے، اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے اور اے بندے، جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب جوارح سے ضرور باز پرس ہوگی اور زمین پر اکڑ کر اور تن کر مت چل کہ تو زمین کو پھاڑ تو نہیں ڈالے گا اور نہ لمبا ہو کر پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچ جائے گا، ان سب عادتوں کی برائی تیرے پروردگار کے نزدیک بہت ناپسند ہے، اے پیغمبر یہ ان ہدایتوں میں سے ہے جو خدا نے دانائی کی باتیں تمہاری طرف وحی کی ہیں اور خدا کے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا کہ ایسا کرنے سے ملامت زدہ اور درگاہ خدا سے راندہ بنا کر جہنم میں ڈال دیئے جاؤ گے۔''

(الاسراء:۲۲تا۳۹)

ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ''مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا تمسخر کریں، ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو، ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں، اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے تو غیبت نہ کرو اور خدا کا ڈر رکھو، بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے، بیشک خدا سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبردار ہے۔''

(الحجرات:۱۱تا۱۳)

اسلام کا مطالعہ کرکے اسلام قبول کرنے والوں نے اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کی عملی زندگی میں تضاد کا شکوہ کیا ہے، انہوں نے اس بات پر اپنی حیرانی ظاہر کی کہ جب انہوں نے اسلام کو پڑھا تو اس کے نظام عدل سے اور اس کے قانون میں انسانیت کے احترام و وقار سے متاثر ہوئے، لیکن جب مسلمانوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، رہنے سہنے اور کسی اکثریت والے مسلم ملک میں رہنے کا موقع ملا تو کتابوں کے اسلام اور عملی زندگی کے اسلام میں بڑا فرق پایا۔

ہم آج ایسی باتوں کی دعوت دے رہے ہیں جن پر ہم خود اپنی عملی زندگی میں عمل نہیں کرتے بلکہ ہماری عملی زندگی اور سلوک و کردار غیر مسلم سے مختلف نہیں، لہٰذا اسلام کی اشاعت و تعارف اور دعوت میں جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ اس وقت تک ثمرآور نہیں ہوسکتیں جب تک ان کے ساتھ اسلام کو عملی طور پر زندگی میں برتنے کی کوشش نہ کی جائے۔

☆☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
نیو کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ
این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء آزاد کشمیر کا تاریخی دن

یوم ختم نبوت

حافظ محمد مقصود کشمیری

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے، جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے، خیرالقرون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے کفر و ارتداد کے مسئلہ پر ہی ہوا، خود صادق الامین خاتم النبیینؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میری امت میں تیس بڑے دجال کذاب پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں“ اس پیشینگوئی کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی متعدد لوگوں نے دعویٰ نبوت کر دیا، کچھ تو بہ تائب ہو گئے اور کچھ مرتد شرعی سزا پا گئے، انہی میں ایک مسیلمہ کذاب بھی تھا، جس نے آدھے عرب پر اپنی نبوت کا اعلان کیا، جس پر سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس کے مقابلے میں لشکر جرار بھیجا اور یمامہ کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی، جس میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے بائیس ہزار پیروکار قتل ہوئے جب کہ اس موقع پر ۱۲۰۰ جاں نثاران مصطفیٰ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ختم نبوت کی حفاظت کی جن میں ۷۰۰ کے قریب حفاظ کرام تھے، یہ اسلامی جنگوں میں سب سے بڑا معرکہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، انہی جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک کذاب مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جسے انگریزی سامراج نے اپنے ایجنٹ کے طور پر کھڑا کیا، اس بدبخت نے بھی حضور خاتم النبیینؐ کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پہلے مجددیت پھر نبوت کا دعویٰ کیا، اس وقت سے ہی تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام نے اس فتنے کا تعاقب شروع کیا اور انگریز کے اس ایجنٹ اور مرتد شخص کو مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع ہو گئی، اس وقت بھی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہزاروں... خوش قسمت عاشقانِ مصطفیٰؐ.... نے اپنے سینے گولیوں سے چھلنی کرائے... سینکڑوں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے جیل کی سلاخوں میں گزار دیں... ہزاروں خوش نصیبوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں... انہی میں سے

ایک عاشق رسول میجر محمد ایوب مرحوم تھے جن کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے تھا، جنہوں نے ملت اسلامیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اسمبلی میں ایک ممبر کی حیثیت سے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کی تا کہ سرکاری طور پر انہیں غیر مسلم اقلیت اور ان کے لئے حدود و قیود مقرر کی جائیں، چنانچہ ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو خوش نصیب لمحات کا وہ مرحلہ بھی آ گیا، جب آزاد کشمیر کی تاریخ ساز اسمبلی نے مسلم کانفرنس کے دور حکومت میں میجر محمد ایوب مرحوم کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی جس کے بعد پاکستان کی قومی اسمبلی نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر حدود و قیود مقرر کیں اور آزاد جموں و کشمیر میں عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کی رو اور آئینی مقاصد کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں آزاد پینل کوڈ ۱۸۶۰ میں پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل صدر آزاد کشمیر ریٹائرڈ میجر سردار عبدالرحمٰن نے اکتوبر ۱۹۸۵ء میں ایک ایکٹ کے ذریعے ایک نئی دفعہ ۲۹۸-سی کا اضافہ عمل میں لایا، جس کے تحت کوئی قادیانی، احمدی، لاہوری گروپ جو کہ بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدے اور نظریات کی ترویج میں مصروف ہوں، جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں مذکورہ دفعات کی رو سے ان قادیانیوں کے لئے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی اور آزاد کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لئے حدود و قیود مقرر کی گئیں، ان کے لئے تبلیغ، تخریبی سرگرمیوں، شعائر اسلام کے استعمال، مرتد خانوں کے نام اور تعمیر، مساجد کی طرز پر رکھنے پر پابندی عائد کی گئی، خلاف ورزی کی صورت میں ۲۹۸۔اے، بی اور سی دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے۔

۲۸/فروری ۲۰۰۹ء مظفر آباد میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد کی علمائے کرام سے اس مسئلے پر ملاقات کے بعد مہتمم جامعہ دارالعلوم اسلامیہ چھتر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف کی تحریک اور سیکریٹری قانون کے لکھے گئے خط کے جواب میں حکومت آزاد کشمیر کے سیکریٹری نے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور جملہ سپرنٹنڈنٹ صاحبان کو امتناع قادیانیت ایکٹ ۱۹۸۵ء کی نقل ہمراہ ارسال کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں رائج العمل قانون کے اصل روح کے مطابق نفاذ کو یقینی بنانے کا حکم نامہ جاری کیا جو کہ ایک خوش آئند اقدام ہے۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا یہ عظیم کارنامہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے ایک اعزاز ہے اور تاریخ میں سنہری حروف کی شکل میں ایک یادگار کے طور پر آج بھی محفوظ ہے لیکن بدقسمتی اور افسوس کے ساتھ ہم یہ تحریر کرتے ہیں کہ اس خطہ میں قادیانی شعائر اسلام کا استعمال، مساجد کی طرز پر عبادت گاہوں کی تعمیر اور آزادانہ طور پر کفریہ سرگرمیاں جاری رکھ کر سر عام قانون اور آئین کا مذاق اڑاتے پھر رہے ہیں، جبکہ قانون خاموش اور قانون کے محافظ تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں... کیوں؟

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد کے شرکاء کی خدمت میں!

سپاس نامہ

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، دینی مدارس کے مہتممین حضرات، اساتذہ ومدرسین وشیوخ حدیث دینی جماعتوں کے سربراہان ونمائندگان، فیصل آباد کی تمام مذہبی، سیاسی شخصیات، قرب و جوار کے تمام اضلاع وشہروں سے تشریف لانے والے معززین، مہمانانِ گرامی، مدعو مہمانانِ ذی وقار، خطباء، قراء، غرض اس مقدس مذہبی ونظریاتی اجتماع میں کسی بھی اعتبار سے شریک ہونے والے محترم گرامی قدر شرکاء، سب سے پہلے آپ اور ہم سب کو اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرنا چاہئے کہ ایک نیک مقصد اور جذبہ صادق کے تحت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس مقدس اجتماع میں شریک ہونے کی توفیق عنایت فرمائی، اللہ ہماری اس مخلصانہ حاضری کو قبول فرمائیں، اپنی رحمت اور حضور علیہ السلام کی شفاعت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین! بحرمۃ النبی الکریم۔

اس کے بعد مجھے اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے آپ تمام شرکاء کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے وقت نکالا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں آپ کو اس کی بیش از بیش جزائے خیر نصیب فرمائے۔

حضرات گرامی قدر! جبکہ اشتہارات اسٹیکرز، دعوت نامہ، ہینڈبل کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوا ہے کہ اس ۵/اپریل ۲۰۰۹ء کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے اکابر کی قائم کردہ جماعت ہے اندرون و بیرون ملک اس کی گراں قدر خدمات سے ایک زمانہ واقف ہے۔ پاکستان بننے کے بعد حضرات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے اپنے اپنے عہد میں اس کی قیادت وامارت کا فرض منصبی احسن طور پر نبھایا، شیخ

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، پیر طریقت سید نفیس الحسینیؒ نے نائب امیر کے طور پر وہ سنہری خدمات سرانجام دیں جو تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا محمد شریف کشمیریؒ، مولانا فیض احمدؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحمن میانویؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا قاری لطف اللہ شہیدؒ، مولانا شیخ احمد شہیدؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، صاحبزادہ طارق محمودؒ جیسے بیسیوں اکابر اپنے اپنے دور میں اس کی مرکزی شوریٰ کے رکن رہے۔ آج شیخ المشائخ امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، مجلس کے روح رواں اور بزرگ رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مرکزی ناظم اعلیٰ یادگار اسلاف مولانا عزیز الرحمن جالندھری ایسے اکابر اس جماعت کی قیادت فرمارہے ہیں۔

حضرات گرامی قدر! قادیانی فتنہ کے احتساب کے لئے تمام مکاتب فکر کی قیادت میں علماء کرام نے اپنے اپنے دور میں جس طرح امت کی رہنمائی فرمائی وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں، پوری تاریخ کو دہرانا اور تمام شخصیات کا احاطہ کرنا اس مختصر وقت میں ممکن نہیں، وہ سب اللہ رب العزت کے مقبول بندے تھے جو اس مقدس کام کے لئے محنتیں کرگئے، ان سب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا، ہمارے فرائض منصبی میں شامل ہے اور ان کے احسانات کے نیچے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں، میں ان تمام مناظرین اسلام، مجاہدین وشہدائے ختم نبوت، خطباء اسلام تمام دینی جماعتوں کے سربراہان رہنمایان کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس اجتماع کے ذریعہ ہر وہ شخص جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا ہے ان سب کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماکر ان سب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔

حضرات گرامی! پاکستان بننے کے بعد قادیانیت نے پاکستان کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنایا انہیں انگریز گورنر موڈی نے پنجاب کے قلب میں ہزاروں ایکڑ قطعہ اراضی چنیوٹ کے جوار میں الاٹ کیا جس میں قادیانی جماعت نے محض قادیانیوں کو منصوبہ بندی کے تحت آباد کیا، یوں ایک محفوظ کمین گاہ مل جانے کے باعث وہ پورے پاکستان کو قادیانی مملکت بنانے کے نقشے بنانے لگے۔

www.khatm-e-nubuwwat.info

پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا، اس نے پاکستان کے تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کے پرچار کے کام پر لگادیا، پاکستان کا پہلا الیکشن ہوا تو قادیانیوں کو مسلمانوں میں شمار کیا گیا، چاروں طرف سے قادیانیت کے عفریت نے اسلامیان وطن کو گھیر لیا اس وقت کی ہماری دینی قیادت تمام مشائخ، علماء، تمام مکاتب فکر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاص ختم نبوت کے لئے یکجان ہوگئے تب آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی اور مشہور زمانہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء چلائی گئی۔ اس کے نتیجہ میں اسلامیان وطن پر قادیانیت کے کفر بواح کی حقیقت آشکارا ہوئی، بلاشبہ وہ تحریک برصغیر کی سب سے بڑی پرامن مذہبی تحریک تھی، قادیانی اوباشوں اور قادیانی نواز حکومتی مشینری میں چھپے آستین کے سانپوں نے اس تحریک کو دبانے کے لئے ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے، جبر واستبداد کی ایسی داستان رقم کی کہ جس سے انسانیت تھرا اٹھی لیکن قربان جائیں کہ ہمارے اسلاف اور ان کی تربیت یافتہ عوام نے تمام ظلم اپنے اوپر برداشت کئے لیکن قادیانی کفر کے مقابلہ کے لئے مرد میدان بنے رہے، اس کی مکمل تاریخ پیش کرنا مقصود نہیں صرف اشاروں پر اکتفاء کر رہا ہوں، لیکن اس عمل کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں تب اس تحریک میں اس شہر فیصل آباد کے باسیوں نے اپنے رہنماؤں کی قیادت میں جس بے جگری وجان سوزی کے تحت تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں حصہ لیا وہ تحریک کا سنہری باب ہے۔ آج اس عظیم الشان اجتماع کے لئے جس گراؤنڈ دھوبی گھاٹ میں جمع ہیں، اس گراؤنڈ کا ذرہ ذرہ ان مخلصین ومجاہدین و رضا کاران ختم نبوت کی شاندار جدوجہد مخلصانہ مساعی جمیلہ پر گواہ ہے، اس عظیم اجتماع میں شریک ہر شخص کو جہاں آج کے مقررین کی ایمان پرور گفتگو کو سننا ہے، وہاں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس اجتماع گاہ میں مجاہدین ختم نبوت و سرفروشان اسلام کے نشانہائے پائے کو بھی تلاش کریں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا عزم بھی کریں۔

حضرات گرامی قدر! اس تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء نے قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھا، قادیانیت عوامی محاذ سے شکست خوردہ ہوکر دبک گئی اور اب اس نے سرکاری دوائر میں جال بچھانا شروع کیا۔ ۱۹۷۴ء میں وہ سمجھے کہ اب ہم نے اتنا رسوخ حاصل کرلیا ہے کہ کسی وقت بھی شب خون مارکر زمام حکومت ہاتھ میں لے سکتے ہیں، اس نشہ میں مست ہوکر ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء پر ظالمانہ حملہ کیا اس کے نتیجہ میں جو تحریک چلی فیصل آباد نے اس تحریک میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ، مبلغ اسلام مولانا مفتی زین العابدینؒ، مولانا عبیداللہ احرارؒ، مولانا عبدالحمید مانیکاؒ، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ، مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، مولانا محمد صدیق، مولانا مفتی سیاح الدینؒ، مولانا محمد اسماعیلؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، مولانا صاحبزادہ فضل رسولؒ، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ، مولانا مجاہد الحسینیؒ، مولانا محمد اشرف ہمدانیؒ، مولانا مفتی ضیاء الحق، مولوی فقیر محمد، مولانا محمد یوسف انورؒ اور غرض اس وقت کی پوری دینی قیادت نے جس بے جگری سے اس تحریک میں حصہ لیا وہ ہم سب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، اسلامیان فیصل آباد، تاجر برادری عوام وخواص نے جس خلوص کے ساتھ اس تحریک کو پروان چڑھایا اس کو بھلانے سے بھی نہیں بھلایا جاسکتا۔ فیصل آباد کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوگی کہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کا مرکزی انتخاب جس میں شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو مرکزی مجلس عمل کا سربراہ بنایا گیا وہ تاریخی اجتماع بھی فیصل آباد میں منعقد ہوا۔

حضرات گرامی! اس کے بعد مرحلہ آتا ہے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کا اس میں بھی فیصل آباد کا بہت بڑا حصہ ہے، اس موقع پر کارخانہ بازار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد اسلامیان فیصل آباد کی عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ گہری والہانہ وابستگی کی دلیل ہے، فیصل آباد کی جن شخصیات کا ذکر کیا جاچکا ہے سوائے چند ایک کے کہ اللہ تعالیٰ ان کو لمبی صحت والی زندگی نصیب فرمائے، باقی حضرات ایک ایک کرکے اللہ رب العزت کے حضور چلے گئے قادیانی بھی غیر مسلم اقلیت قرار پائے، امتناع قادیانیت آرڈی نینس بھی جاری ہوا، ہم نے سمجھا کہ قادیانیت کا مسئلہ حل ہوگیا، قادیانی غیر مسلم بن کر ملک کے پرامن شہری کا کردار ادا کریں گے لیکن قادیانی فتنہ جس نے رحمت عالم کی ذات اقدس کے خلاف بغاوت میں عار محسوس نہ کی، اس نے ملکی آئین کا کیا احترام کرنا تھا پہلے وہ خدا تعالیٰ اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی تھے، اب انہوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کی، اپنے آپ کو حقیقی مسلمان اور اسلامیان پاکستان و غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکاری مسلمان کہہ کر شرافت کا منہ چڑایا۔

حضرات گرامی قدر! منبر ومحراب سے لے کر نیشنل اسمبلی تک، لوئر کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک، پاکستان سے لے کر جنوبی افریقا تک، مکہ مکرمہ رابطہ عالم اسلامی سے لے کر انڈونیشیا کے حالیہ فیصلہ تک، ہر محاذ پر قادیانیت نے شکست پر شکست کھائی، قادیانی جماعت کا مرکز پاکستان سے برطانیہ منتقل ہوا، آج قادیانی جماعت کا سربراہ پاکستان میں قدم رکھنے سے کنی کتراتا ہے، قادیانی طبقہ سے وابستہ بہت سے افراد پر قادیانیت کی حقیقت "الم نشرح" ہوئی، لیکن قادیانی قیادت اتنی ڈھیٹ واقع ہوئی کہ انہوں نے مذبوحی حرکات کو ترک نہیں کیا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ہمارے ملک عزیز میں ان فیصلوں کے بعد تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ایم آر ڈی کی تحریک، لسانی تنازعہ شیعہ سنی قضیہ، عراق ایران جنگ، عراق کویت جنگ، افغانستان پر روسی پھر امریکا کی یلغار سے لے کر سانحہ لال مسجد تک ایسے مسائل کھڑے ہوئے کہ قادیانی فتنہ کے احتساب نے ثانوی حیثیت اختیار کرلی، قادیانی زخمی سانپ نے شکست کی مٹی چاٹ کر پھر رینگنا شروع کیا۔ پرویز کے دور حکومت اور موجودہ حالات میں وہ آئین سے ان دفعات کو حذف کرانے کے خواب دیکھنے لگے، امریکا بہادر این جی اوز میں شامل یہودی لابیوں کے زلہ خوار بن کر وہ ہمارے دستوری فیصلوں کو کالعدم قرار دینے کے نقشے بنانے لگے، ان حالات میں ملک بھر کے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کانفرنسوں کے انعقاد کا فیصلہ کیا، البتہ فیصل آباد کی آج کی اس کانفرنس کو اور ۱۱/اپریل کی بادشاہی مسجد لاہور کو مثالی طور پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ بہت ہی مبارکباد کی مستحق ہے ہمارے ملک کی دینی قیادت، دینی جماعتیں وادارے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے والے افراد وشخصیات تمام مکاتب فکر بالخصوص جمعیت المدارس سے وابستہ ہمارے دینی مدارس اوران کے ذمہ داران کہ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس صدائے فقیرانہ پر بھرپور محبت و بے پناہ ولولہ کے تحت لبیک کہا، آج کا یہ اجتماع ان کی اس بے لوث خدمات کا مظہر اتم ہے، تمام حضرات علماء کرام کی اس مخلصانہ جدوجہد پر ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اوران کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، حق تعالیٰ دارین میں اس کی ان کو بہت جزائے خیر نصیب فرمائے۔

حضرات گرامی قدر! قادیانی امت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک متنبی غلام قادیان کو اپنا نبی اور رسول مان کر امت محمدیہ سے اپنا رشتہ منقطع کیا، مرزائے قادیان ملعون نے جہاں بے شمار دعوے کئے، وہاں اس نے ظل وبروز، حلول تناسخ کی ایرانی متنبی بہاء اللہ کی غیر اسلامی اصطلاحات کی آڑ میں محمد رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کے دو ظہور قرار دیئے، ایک مکہ مکرمہ میں آنحضرت ﷺ کا آنا اور دوسرا قادیان میں مرزا قادیانی کی شکل میں آنے کو محمد رسول اللہ کا آنا قرار دیا، اپنے دیکھنے والوں کو مرزا نے صحابی کہا، اپنے خاندان کو اہل بیت، اپنے ماننے والوں کو مسلمان کہا اور حضور علیہ السلام کی امت کو کافر قرار دیا، ایک یہودی خود کو یہودی، ایک عیسائی خود کو عیسائی، ایک ہندو خود کو ہندو اور حضور علیہ السلام کے ماننے والوں کو مسلمان کہتا ہے لیکن قادیانی ایسے کافر ہیں جو غلام احمد کے ماننے والوں کو مسلمان اور محمد عربیؐ کے ماننے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ آج یہودی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی سیدنا موسیٰ علیہ السلام سچے تھے

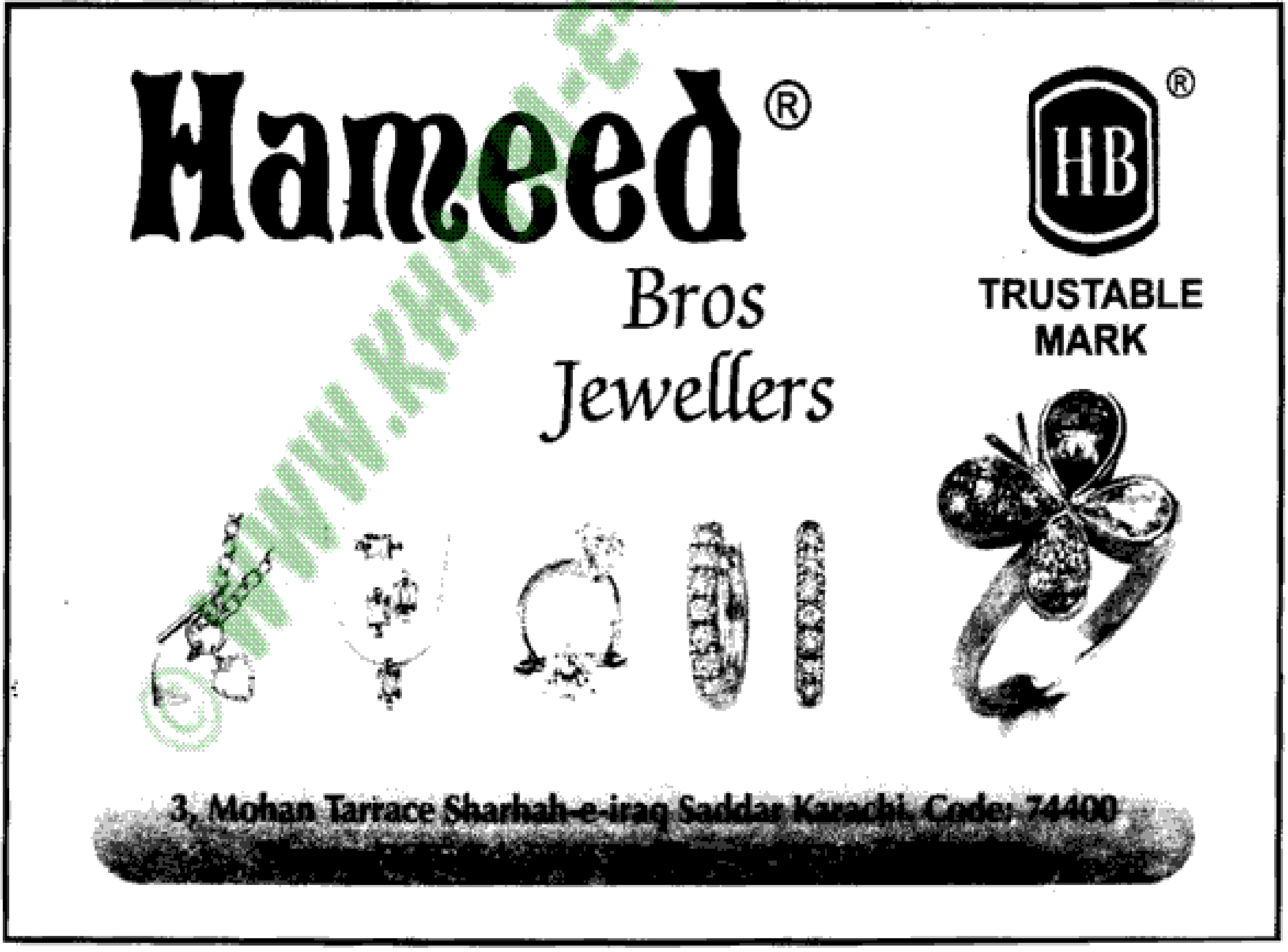

©WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

آج عیسائی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی سیدنا مسیح علیہ السلام سچے نبی تھے، قادیانی یہودیوں وعیسائیوں سے بھی بدتر کافر ہیں کہ خود بھی جھوٹے ہیں، ان کا گرو مرزا قادیانی بھی جھوٹا تھا ان سے خود بچنا اور پوری امت محمدیہ کو بچانا ہمارا فرض منصبی ہے، آج اگر قادیانیت زندہ ہے تو تین امور کی بنیاد پر زندہ ہے:

۱:.....اپنی تنظیم کی بنیاد پر۔

۲:.....حکومت کے اپنے بنائے ہوئے قانون پر عمل نہ کرنے کے باعث۔

۳:..... قادیانی زندہ ہیں تو مسلمانوں کی بے حسی کی بنیاد پر۔

اگر آپ اور ہم نے قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا ہوتا تو قادیانی سوچتے کہ مرزا قادیانی کو مان کر ہم مسلم سوسائٹی اور مسلم امہ کا حصہ نہیں رہ سکتے تو وہ قادیانی ملعون کے جوا کو اپنی گردن سے اتار پھینکنے کا سوچتے وہ مرزا قادیانی کو نبی مان کر مسلمانوں میں گھسے ہوئے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو مان کر مسلم سوسائٹی ہمیں قبول کرتی ہے تو مرزا ملعون کو ترک کرنے کا داعیہ ان میں پیدا نہیں ہوتا۔

حضرات گرامی قدر! آپ حضرات جانتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اسلاف کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن ہے، آج تک ہم نے تشدد کی پالیسی اختیار نہیں کی، آج پھر اس عزم کو دہرانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم قانون کے دائرہ میں رہ کر قادیانیت کے احتساب کا کام اور عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا عمل جاری رکھیں گے، میں اپنے نبی علیہ السلام کے دشمن سے ہاتھ نہیں ملاتا اپنے نبی علیہ السلام کے باغی قادیانی کی دکان پر نہیں جاتا کون سا قانون ہے؟ جو مجھے مجبور کرے کہ تم نبی علیہ السلام کے باغیوں سے تعلق رکھو ان کے ساتھ کاروبار کرو، میرے حق ارادیت کو کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا تو پھر یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اگر اپنے باپ کے دشمن سے تعلق نہیں رکھتے تو نبی علیہ السلام کے دشمن قادیانیت سے بھی اپنا تعلق منقطع کرلیں، نہ صرف خود بلکہ مسلمانوں کو اس کام کے لئے آمادہ کریں ان کو سمجھائیں۔

حضرات گرامی! نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد تمام دینی امور وفرائض کا تعلق نبی علیہ السلام کے اعمال سے ہے، ختم نبوت کا تعلق حضور علیہ السلام کی ذات اقدس سے ہے۔ ختم نبوت کا تحفظ کرنا ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور دربانی کرنے کے مترادف ہے، یہاں سے جائیں تو اس عزم کو ساتھ لے کر جائیں کہ ہم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے باقی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کردیں گے، یہی وہ پیغام ہے جس کے لئے آپ کو یہاں پر جمع کیا گیا ہے، یہی وہ فریضہ ہے جس کے لئے آپ کو زحمت دی گئی، یہی وہ مقصد ہے جس سے نجات وشفاعت وابستہ ہے، آؤ حضورؐ اور صدیق اکبرؓ کی سنت غار ثور کو دہرانے کے لئے دربان محمدؐ و پاسبان ختم نبوت بن جاؤ۔

حضرات گرامی! آج اس اجتماع کے ذریعہ حضرات علماء کرام اور خطباء عظام سے بہت ہی منت کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے کے لئے مخصوص کریں، ہمارے منبر ومحراب ایک بار پھر ہر ماہ کے ایک جمعہ پر عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف ہوجائیں اور چہار سو عقیدہ ختم نبوت کی صدا بلند ہو تو انشاء اللہ العزیز قادیانی جیسے باغی گروہ دشمنان رسولؐ کی صف لپیٹنے میں دیر نہ لگے گی۔

حضرات گرامی! معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کا بہت سارا وقت لیا، بہت ساری دینی جماعتیں وشخصیات جن کا ذکر کرنا چاہئے تھا مجھ سے نہ ہوسکا وقت کی تنگی کے باعث بہت سارے امور کو ترک کرنا پڑا اس پر معذرت کے ساتھ میں آپ تمام شرکاء کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اس شرکت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہر وہ شخص جس نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ذرہ بھر بھی کوشش کی ہے اس پر ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، بالخصوص دینی مدارس کے ذمہ داران کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں اگر وہ ہمارے ساتھ تعاون وسرپرستی نہ کرتے تو ہمارے لئے اتنا بڑا اجتماع کرنا ممکن نہ تھا، آپ نے بھرپور تعاون سے اپنے اسلاف کی یادوں کو فیصل آباد کی روایات کو زندہ کیا، اس پر بہت ہی شکریہ۔ ☆☆

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر2- سیل:0321-2984249-0323-2371839

دوسری قسط

الحاد وزندقہ کا نیا انداز!

یعنی: روپ محمد نامی ویب سائٹ بنانے اور چلانے والے ڈاکٹر کیپٹن ضیاء اللہ خان کے الحادی عقائد ونظریات

اس کا بھی قارئین ہی فیصلہ فرمادیں کہ کیا کوئی باغیرت مسلمان اور دین دار انسان ان اقتباسات اور ان میں قرآن وسنت اور دین وشریعت سے متصادم عقائد، نظریات، دل آزار ہفوات اور خار اشگاف مضامین کو پڑھ کر اپنے دینی، ملی اور مذہبی جذبات کو کنٹرول کرسکتا ہے؟ یا وہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اس بغاوت وعدوان کو برداشت کرسکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا کہا جائے کہ اس موذی شخص کے فکری الحاد اور زندقہ کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے؟ اور اس کا تعاقب نہ کیا جائے؟ اور سیدھے سادے مسلمانوں کو ان کے زہریلے منصوبے سے آگاہ نہ کرایا جائے؟

کیا پاکستان میں ایسا کوئی قانون نہیں؟ جس کے ذریعے ایسے بدباطنوں کے منہ میں لگام اور ناک میں نکیل ڈالی جاسکے؟ دیکھا جائے تو یہاں ہر چوڑھے چمار کی عزت وناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے، اس کے برعکس اگر کسی کی عزت وناموس کو تحفظ نہیں تو وہ صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی ہے، آخر کیوں؟

افسوس، صد افسوس! کہ یہاں ہر آدمی کے دین و مذہب، حتی کہ ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں اور پارسیوں تک کے دین دھرم کو تحفظ حاصل ہے چنانچہ کسی کو جرأت نہیں کہ وہ اپنے خود تراشیدہ افکار کو عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور پارسیت کا نام دے سکے، آخر اسلام اور پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کا دین ومذہب ہی ایسا لاوارث کیوں ہے کہ ہر کس وناکس اس کی اہانت وتوہین کرنے اور اس کو جھنجھوڑنے کے درپے ہے؟

آپ ہی بتلائیں کہ جو شخص اس قسم کے دعوے کرے، کیا وہ مسلمان ہے؟ کیا اس کا قرآن وسنت اور دین وشریعت پر ایمان ہے؟ نہیں، قطعاً نہیں، بہرحال

مولانا سعید احمد جلال پوری

اس شاطر نے اپنی اس تحریر میں جو کچھ کہا اور لکھا ہے اس کے اپنے الفاظ میں اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

الف:...... ''...اور کلام پاک کو ''کَلَامُکَ کَمَالُکَ'' کا عنوان دیا ہے، کیونکہ اصل کلام پاک میں اعراب اور نقطے نہیں ہوتے، اس لئے اس کو سمجھنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔''

ب:...... ''میرے پاس پیغامات آتے ہیں اور'' میں ان پیغامات میں کسی قسم کی ردوبدل کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ مجھے یہ اجازت دی گئی ہے کہ میں وقتی طور پر کوئی بات مخفی رکھ سکتا ہوں۔''

ج:...... ''سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ اس دنیا میں تشریف آوری کیسے ہوئی؟ یہ ایک لمبی داستان ہے۔''

د:...... ''البتہ ایک بار انوکھا واقعہ ہمارے ساتھ ضرور پیش آیا، جسے شاید معجزے کے زمرے میں لیا جاسکے۔''

ہ:...... ''نبیل نے... مجھے بتایا کہ میں اپنی انگلی کو ہتھیلی پر رگڑنے سے کسی بھی صوفی بزرگ سے بات کرسکتا ہوں...۔''

و:...... ''سب سے پہلے نبیل کے بدن میں بے چینی شروع ہوتی پھر اس کے بدن کو کوئی ان دیکھی طاقت جھٹکے دیتی اور آخر میں الٹیاں کرائی جاتیں، الٹیوں کی خاص بات یہ تھی کہ جتنی کہی جاتیں اتنی ہی کرائی جاتیں، نہ کم نہ زیادہ... نبیل کو شاید اندرونی و بیرونی طور پر پاک کرنے کا انتظام ہورہا تھا۔''

ز:...... ''اب میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ گناہ گار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سالہا سال رہنے کا شرف حاصل ہوا۔''

ح:...... ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی برابر تشریف لارہے ہیں، آپ کے آنے کے بعد ہمارے رہن سہن میں بہت سی تبدیلیاں آگئی ہیں۔''

ط:...... ''نبیل کو قرآن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا۔"

ی:...... "بہت سے لوگوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، سب لوگ بے حد متاثر ہوئے اور اس معاملہ کی سچائی کی گواہی دی۔"

ک:...... "میں انہیں بتاتا کہ نبیل کے پاس بہت اہم پیغامات ہیں جو میں کسی قیمت پر لوگوں تک پہنچانے ہیں۔"

ل:...... "لیکن یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا اور یہ روپ محمد ایسا تھا جس میں آپ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے، آپ بھی اردو میں گفتگو کرتے ہیں۔"

م:...... "جو جو واقعات بھی رونما ہو رہے تھے، میری معلومات کے مطابق وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے بالکل مختلف تھے، جب میں نے اپنے ان خدشات کا اظہار آپ کے سامنے کیا تو آپ نے مجھ سے چند سوالات پوچھے جو مندرجہ ذیل ہیں: کیا تم اللہ پر یقین رکھتے ہو؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ ناممکن نہیں؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ مجھے دوبارہ بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے؟، کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ نبیل کو شفایاب کر سکتا ہے؟، میں کسی بھی سوال کا انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا، اس لئے میں نے کہا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اب یہی سوال میں لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔"

ن:...... "جو کمرہ حضرت غوث پاک نے بطور بیٹھک منتخب کیا تھا، وہ اب چلہ رسول پاک میں تبدیل ہو گیا ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اپنی عبادات میں مشغول رہتے ہیں۔"

س:...... "اس سے ملحقہ کمرے کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم ہوا، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔"

ع:...... "ایک چھوٹی سی جگہ جو چلہ رسول پاک کے داخلی دروازے کے پاس ہے، اسے نبیل کی عبادت گاہ یعنی چلہ بنا دیا گیا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں پر پیغامات لکھے جاتے ہیں، ان مقامات کو مقدس بتایا گیا۔"

ف:...... "یہ وہ ناقابل یقین حقیقت ہے، جسے میں نے پیش کر دیا ہے، میں نے ابھی کچھ راز افشا کئے ہیں، جب کہ بہت سے رازوں سے پردہ اٹھانا ابھی باقی ہے، جو انشاء اللہ مناسب وقت پر کیا جائے گا۔"

ص:...... "جو لوگ اسے من گھڑت داستان یا پھر کسی دیوانے کا خواب سمجھتے ہیں انہیں اس بات کا جواب دینا ہو گا کہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟"

ق:...... "میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس تمام معاملے میں میری طرف سے کوئی دعویٰ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہو گا، مجھے امید ہے کہ تمام لوگ میرا نقطہ نظر سمجھتے ہوئے مجھ پر الزام لگانے سے گریز کریں گے۔"

ر:...... "یہ میں بھی جانتا ہوں کہ دین مکمل ہو چکا، اب کوئی نبی نہیں آئے گا، کوئی وحی نہیں آئے گی، کوئی اللہ کا پیغام نہیں آئے گا، لیکن اگر پھر بھی آئے تو کیا کیا جائے؟"

ان تفصیلات کے بعد کیا کوئی معمولی عقل و فہم کا انسان یہ باور کر سکتا ہے کہ ان غلیظ دعاوی اور نظریات کا حامل شخص تکمیل دین، انقطاع وحی اور ختم نبوت کا قائل ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اس موذی کی اس ہرزہ سرائی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے کہ: "میری طرف سے نہ کوئی دعویٰ ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ہو گا۔" کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ اگر یہ دعویٰ نہیں تو دعویٰ اور کس چیز کا نام ہے؟

دیکھا جائے تو اس ملعون نے پورے دین، مذہب، اسلام، اسلامی عقائد، نظریات اور ایمانیات پر اپنے الحاد و زندقہ کا تیشہ چلا کر اس کا صفایا کر دیا ہے، کسی قدر غور کیا جائے تو اس بدنہاد نے جس واضح انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اور ظل و بروز کے قادیانی عقیدہ کو بیان کیا ہے، شاید کوئی قادیانی بھی اس طرح نہ کر سکتا۔

اس کے ساتھ ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ: کیپٹن ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ خان کے تعارف کے مندرجہ بالا نکات کا ترتیب وار تنقیدی جائزہ پیش کر دیا جائے:

ا:...... کیا ہم ڈاکٹر ضیاء اللہ خان سے پوچھ سکتے ہیں کہ جس نام نہاد کلام میں نکتے اور اعراب نہیں تھے اور آپ کے لئے اس کا سمجھنا مشکل تھا، وہ کلام آپ کی سمجھ میں کیسے آ گیا؟ چلئے آپ نے جیسے تیسے کر کے اسے سمجھ لیا یا اپنی ناقص و نا تمام عقل و فہم کی مدد سے اسے الٹا سیدھا مرتب کر لیا تو اسے کلام الٰہی کا نام کس بنیاد پر دیا گیا؟ کیا آپ کے پاس ایسا کوئی معیار یا پیمانہ ہے، جس کے ذریعے اس کا پتہ لگایا جا سکے کہ کون سا کلام، کلام الٰہی ہے اور کون سا کلام، کلام الٰہی نہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ ایسی مہمل و بے کار اور غیر مربوط آوازوں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO ©

کو کلام الٰہی کا نام دینا افتراء علی اللہ نہیں؟ کیا کوئی عقل مند انسان ایسی بے کار ومہمل آوازوں کو جو کسی معذور ومجنون کے کانوں میں آئیں، کلام الٰہی کا نام دے سکتا ہے؟ اس سب سے ہٹ کر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب قرآن وحدیث اور اجماع امت کی روشنی میں نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو چکا اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، تو اب کسی انسان کے کلام کو وحی الٰہی یا کلام الٰہی کا نام دینا اجرائے وحی اور اجرائے نبوت کے مترادف نہیں؟ اور جو اجرائے نبوت اور اجرائے وحی کا قائل ہو، اس کا اسلام اور پیغمبر اسلام سے کوئی تعلق ہے؟

۲:...... آپ کے بقول اس کلام کا سمجھنا آپ کے لئے مشکل تھا، مگر بایں ہمہ آپ نے اس کو مرتب کر کے تحریری شکل دے دی، تو یقیناً اس کی سمجھ اور ترتیب میں آپ نے فاش غلطیاں کی ہوں گی، یا پھر آپ نے اس کلام کو ترتیب دینے میں اٹکل پچو سے کام لیا ہوگا، لہٰذا نہیں معلوم کہ آپ نے اس کلام کے سمجھنے اور اسے کلام الٰہی باور کرانے میں کتنی ٹھوکریں کھائی ہوں گی؟ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نام نہاد کلام تحریف اور تبدیل کے کن کن مراحل سے گزر کر اس شکل میں آیا ہوگا؟ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ: ''میں ان پیغامات میں کسی قسم کے ردو بدل کا اختیار نہیں رکھتا'' اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

۳:...... اس سب سے ہٹ کر اگر وہ کلام الٰہی ہے تو اس کو وقتی طور پر مخفی رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ تک پہنچا ہے اس کو دوسروں تک پہنچا دیجئے!

۴:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ''ایک بار انوکھا واقعہ ہمارے ساتھ ضرور پیش آیا، جسے شاید معجزہ کے زمرہ میں لیا جاسکے۔'' چشم بددور آپ کا یہ دعویٰ کہیں دعویٰ نبوت کے زمرے میں تو نہیں آتا؟ کیونکہ کسی خرق عادت پر معجزہ کا اطلاق اسی وقت ہوتا ہے جب وہ کسی نبی سے صادر ہو، اور اگر کسی ولی سے خرق عادت صادر ہو تو اس کو معجزہ نہیں، کرامت کہا جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک طرف تو آپ اس کو معجزے کے زمرے میں شمار کرتے ہیں اور دوسری طرف اس کے لئے ''شاید'' کا لفظ بھی استعمال فرماتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟ شاید اس لئے کہ کہیں آپ کے خلاف ملکی قانون کی دفعہ ۲۹۵سی حرکت میں نہ آجائے؟

۵:...... آپ نے نبیل کے اپنی انگلی رگڑنے پر کسی فوت شدہ بزرگ سے بات چیت یا ہم کلام ہونے کو معجزہ کا نام دیا ہے، آپ کے اس کلام کا کیا مقصد ہے؟ آخر نبیل میں ایسی کون سی معجزاتی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے بچائے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ نے نبیل کی اپنی انگلی دوسرے ہاتھ سے رگڑنے کی صورت میں کسی فوت شدہ بزرگ سے بات چیت کرنے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ ید بیضا کی طرح معجزہ تو قرار نہیں دیا؟ دوسرے الفاظ میں کہیں آپ یہ تو باور نہیں کرانا چاہتے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی بغل میں لیجائیں، وہ ہاتھ سفید ہو جائے اور وہ معجزہ کہلائے تو نبیل کی انگلی اور دوسرے ہاتھ کی رگڑ سے کسی مرحوم بزرگ سے بات چیت، کیونکر معجزہ نہیں کہلا سکتا؟

۶:...... نبیل کی قے کی خاص مقدار کو ان کی اندرونی پاکی سے تعبیر کرنا، نعوذ باللہ! کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شق صدر کے ہم پلا قرار دینے کی ناپاک سعی وکوشش تو نہیں؟ ورنہ قے آنے کو اندر کی پاکی سے تعبیر کرنا چہ معنی دارد؟

۷:...... آپ کا یہ کہنا بھی بہت ہی خطرناک ہے کہ: ''اب میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ گناہ گار کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سالہا سال رہنے کا شرف حاصل ہوا۔'' اس لئے کہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ آپ اگلے مرحلہ میں یہ دعویٰ نہ کر دیں کہ چونکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رہا ہوں، لہٰذا میں اب صحابی بن گیا ہوں اور بالفرض اگر آپ ایسا دعویٰ کر بھی دیں تو آپ کو کون روک سکتا ہے؟

۸:...... آپ کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سالہا سال سے آپ کے گھر میں آرہے ہیں، سوال یہ ہے کہ آپ سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے گھر آئے ہیں؟ یا یہ اعزاز آپ سے پہلے بھی کسی کو نصیب ہوا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو سوال یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ، حضرات ازواج مطہراتؓ اور حضرات بنات مقدسہؓ اور چودہ صدیوں کے اکابرؒ، اولیاء اللہؒ، ابدالؒ، اقطابؒ، زہادؒ اور عبادؒ اس سے کیوں محروم رہے؟ کیا آپ کا یہ دعویٰ عقل وشعور اور فہم وادراک سے میل کھاتا ہے؟ کیا آپ کی یہ لاف نعوذ باللہ! اپنے آپ کو پوری جماعت صحابہؓ، اہل بیتؓ، بلکہ پوری امت کے مجددین وصلحا سے افضل واقدس باور نہیں کراتی؟

۹:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ''نبیل کو قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا اور نبیل کے قد بڑھانے کے مترادف نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو بتلایا جائے کہ آپ کے بیٹے نبیل کے علاوہ آج تک کسی اور کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھایا؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت کے بعد کسی دوسرے کے گھر بھی قرآن پڑھانے گئے ہیں؟ کیا قرآن، سنت، اجماع امت اور تاریخ وسیر میں اس طرح کی کوئی مثال ملتی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس گپ کا کیا معنی ہے؟

۱۰:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ''بہت سے لوگوں

www.khatm-e-nubuwwat.info

کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا“ سوال یہ ہے کہ آپ سے یا ان بہت سے لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی کیا صورت تھی؟ براہ راست اپنے جسد عنصری میں ملاقات کا شرف بخشا، یا پردہ کے پیچھے، جسم مثالی سے؟ جاگتے ہوئے یا نیند میں؟ کہیں یہ سب کچھ آپ کی شعبدہ بازی تو نہیں؟ ورنہ آج تک امت میں کسی عقل مند نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

۱۱:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ”لیکن یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نیا روپ دیکھ رہا تھا اور یہ روپ محمد ایسا تھا، جس میں آپ اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائے، آپ اردو میں گفتگو کرتے ہیں۔“

سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نئے روپ سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد عنصری کے ساتھ دوبارہ تشریف لائے ہیں یا کسی دوسرے جسم کے ساتھ؟ اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دنیاوی جسد عنصری کے ساتھ تشریف لائے ہیں تو آپ کی زبان عربی سے اردو میں کیسے تبدیل ہوگئی؟ اور اگر کسی دوسرے جسم، اور روپ میں آئے ہیں تو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا نام دینا کیونکر جائز ہوگا؟ کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور بے جا جرأت نہیں کہلائے گی؟ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے تو کیا گزشتہ چودہ سو سال سے آپ کے علاوہ کسی اور نے بھی ایسی گستاخی کی ہے؟

۱۲:...... آپ کا یہ کہنا کہ: ”جو جو واقعات بھی رونما ہو رہے تھے، میری معلومات کے مطابق وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے بالکل مختلف تھے۔“ سوال یہ ہے کہ جب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہے تو آپ کو ان شیطانی وساوس کو آگے پھیلانے اور اس پر اصرار کی جرأت کیونکر ہوئی؟

آپ کا یہ کہنا کہ: ”میں نے ان خدشات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ کہہ کر خاموش کرادیا کہ: ”اللہ کے لئے سب کچھ ممکن ہے، اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرسکتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ بھیجنے پر قدرت رکھتا ہے“ بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ ممکن ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے لئے کچھ اصول اور ضابطے مقرر فرمائے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے ضابطوں کی مخالفت نہیں کرتا، کیونکہ قرآن کریم میں ہے: ”ولن تجد لسنة اللّٰه تبديلا“ ...آپ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقوں میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے... سوال یہ ہے کہ صرف اور صرف آپ ہی کے لئے اپنے ضابطے اور قانون کو کیوں توڑا؟ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور پوری امت سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ایسا کون سا اختصاص یا تقرب ہے؟ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون اور ضابطے کو توڑ کر آپ کے لئے اور آپ کے جینے کے لئے اور آپ کے گھرانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ فرماکر آپ کے گھر بھیج دیا؟ نعوذ باللہ من ذلک، ہذا الہذیان۔

۱۳:...... کیا اس سے بڑا کوئی الحاد و زندقہ بھی ہوگا کہ یہ کہا جائے کہ میرے گھر کے ایک کمرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں، کیا یہ ہندوؤں کے عقیدہ اواگان کی ترویج نہیں؟

۱۴:...... آپ کا اپنے گھر کے ایک کمرہ کو مسجد رسول، چلہ رسول اور مقدس مقامات سے تعبیر کرنا، نعوذ باللہ اپنے گھر کے ان کمروں کو بیت اللہ، مسجد حرام اور مسجد نبوی کے ہم سنگ قرار دینے کے مترادف نہیں؟ کیا اس سے مسلمانوں کو حرمین اور مقامات مقدسہ سے ہٹا کر اپنے گھر کی طرف متوجہ کرنے کی ناپاک سازش نہیں؟

۱۵:...... اسی طرح آپ کا یہ کہنا کہ: ”ابھی بہت سے رازوں سے پردہ اٹھانا باقی ہے“ کہیں دعویٰ نبوت کے انتظار کی دعوت تو نہیں؟

(جاری ہے)

مرکزی ناظم اعلیٰ کی تبلیغی دورہ پر اوکاڑہ تشریف آوری

اوکاڑہ (نامہ نگار) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم اوکاڑہ میں تبلیغی دورہ پر تشریف لائے، متعدد بیانات اور ملاقاتیں کیں اور کئی علماء کی عیادت کی۔ چک نمبر ۳۸ میں فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا فضل احمد کئی دنوں سے کافی بیمار ہیں۔ حضرت والا نے ان کی عیادت کی۔ اسی طرح جامعہ مدنیۃ الخیر صابری کالونی میں قاری الیاس اور اساتذہ وطلباء نے حضرت مولانا کا استقبال واکرام کیا۔ دفتر ختم نبوت جامعہ محی الاسلام میں کچھ دیر آرام کیا اور مہمان نوازی قبول فرمائی اور بعد نماز مغرب جامعہ مدنیہ شیخ بستی اوکاڑہ میں حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم نے بیان کیا، بعد ازاں مولانا سید امیر حسین گیلانی بیمار تھے ان کی اوکاڑہ کے علماء کرام کے ہمراہ عیادت کی۔ مولانا شمس الحق گیلانی نے مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے۔ عوام سے وعدہ کرایا کہ دینی اجتماعات خصوصاً دینی مدارس کا اجتماع، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتماعات اور ختم نبوت کے اجتماعات میں ضرور شرکت کی جائے۔ بعد نماز عشاء مولانا قاری الیاس، مولانا قاری غلام محمود انور، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا خضر حیات، مولانا شمس الحق گیلانی نے مفتی ظہور احمد صاحب کے ہمراہ حضرت ناظم اعلیٰ کو ساہیوال کے لئے الوداع کیا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

قہرِ الٰہی کو دعوت مت دیجئے

مولانا محمد سہیل ممتاز

دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو تقویٰ، طہارت اور شرم و حیاء کی تعلیم و تلقین کرتا ہے، عفت و عصمت اور پاکی و پاکیزگی اختیار کرنے کا سبق دیتا ہے، اسی طرح اسلام چونکہ شرافت و دیانت کا درس دیتا ہے، اس لئے وہ اہلِ اسلام کو ایسے تمام کاموں سے بھی منع کرتا ہے جس سے معاشرہ اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہوسکتا ہو یا جس سے انسانی اخلاق کی بنیادیں متزلزل اور انسانی اقدار پامال ہونے کا اندیشہ اور خدشہ ہو، اس مقصد کی تکمیل کے لئے اسلام نے مسلمانوں کے لئے سزا کا فلسفہ جاری فرمایا، بلاشبہ یہ اسلام کی ہی خصوصیت ہے کہ اس نے جرم کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر اس کی مناسبت سے ہلکی اور سخت سزاؤں کا تعین کیا اسی کا نتیجہ ہے کہ جب تک اسلامی دنیا میں آئین و دستور کی بالادستی رہی، تمام اسلامی حکومتوں میں یہ قانون شریعت نافذ العمل رہا، اس کی برکت تھی کہ کوئی طالع آزما، مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے، دین و مذہب کو بازیچۂ اطفال بنانے یا آئے دن مذاہب بدلنے اور اسلام سے بغاوت کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا لیکن جوں جوں اس معمورۂ ارضی پر اسلامی اقتدار، خلافت اسلامیہ اور مسلمانوں کی گرفت ڈھیلی ہوتی گئی، لادین حکمرانوں اور یہود و نصاریٰ کا تسلط بڑھتا گیا اور جبر و استبداد کے پنجے مضبوط اور گہرے ہوتے گئے تو اس کی نحوست سے جہاں دوسرے اسلامی اصول و قوانین پامال کئے جانے لگے، وہاں اب اسلامی قوانین کی تضحیک اور نامنظور، نامنظور کے نعرے بھی لگائے جانے لگے، حالانکہ اسلام دینِ فطرت ہے اور قانونِ خداوندی کے علاوہ دنیا میں کوئی قانون ایسا نہیں ہے جس سے معاشرے میں عدل و انصاف کا توازن قائم رہے، چنانچہ مسٹر ایچ اے آر گب کے بقول:

> ''مسلم علماء اور فقہاء نے قانون کا ایک ایسا ڈھانچہ تشکیل دیا ہے جو منطقی تکمیل کے نقطۂ نظر سے انسانی استدلال کی ممتاز ترین کوشش ہے۔'' (محمڈن ازم ۱۹۵۹ء، ص:۹۰)

ایک اور مغربی مستشرق یوں لکھتا ہے:

> ''تیرہ سو سال گزرنے کے بعد آج بھی شریعت اسلام کے مقدس قانون نے نسلاً بعد نسل کروڑوں مسلمانوں کی زندگیوں پر حکمرانی کی ہے اور یہ عظیم نظامِ قانون ابھی تک مشرق و مغرب کے محققین اور فقہاء کے سنجیدہ مطالعے کا موضوع ہے۔'' (اسلامک لا اینڈ دی ماڈرن ورلڈ)

افسوس کہ آج یہودیت و عیسائیت اور غیر ملکی این جی اوز کی غوغا آرائی سے متاثر ہوکر مسلمان بھی اسلامی قوانین کے خلاف لب کشائی کر رہے ہیں یہ عقل و دانش کا تقاضا ہے نہ انسانی حقوق کا مسئلہ اور نہ صنفِ نازک سے ہمدردی کا معاملہ۔

دراصل یہ اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ اور دنیا بھر کے ملاحدہ کی بین الاقوامی سازش ہے، اپنی کم علمی و نادانی کی وجہ سے ہم ان کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ لادین قوتیں پاکستان میں اسلام کے نفاذ سے خائف ہیں اور وہ ہر صورت اسے ناکام بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں، یہ لوگ ہمیں اسلام، اسلامی نظام اور حدود اللہ سے بغاوت پر آمادہ کر رہے ہیں۔

اسلامی قوانین کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایک خاتون پر قطع ید کی حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا تو بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب بن محبوب حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سفارش کے لئے بھیجا کہ اس خاتون سے حد معاف کردی جائے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے آپؐ سے گفتگو کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا:

> ''کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو اور پھر خطبہ دیا، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرلیتا تو اسے چھوڑ دیتے اور کوئی چھوٹے درجے کا شخص چوری کرتا تو اس پر حد جاری کردیتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔'' (صحیح بخاری، ص:۴۹۳، ج:۱)

حدود اللہ میں سفارش کرنے پر آپؐ اس قدر برہم ہوئے تو ذرا سوچئے! کہ حدود اللہ کا مذاق اڑانے والے اور نامنظور، نامنظور کے نعرے لگانے والے اللہ و رسول کی کھلی نافرمانی کرنے والے شمار نہ ہوں گے؟ اسلامی قوانین و احکامات سے بغاوت قہرِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، ہم گزارش کرتے ہیں کہ خدارا! قہرِ الٰہی کو دعوت نہ دیجئے اور ایسے تمام لوگ جو اسلام اور قرآن و سنت کی عزت و ناموس کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں، اپنے گستاخانہ جملوں سے سچے دل سے توبہ و استغفار کریں۔ دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور

تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام اور لاکھوں فرزندانِ توحید کا پُرجوش وروح پرور اجتماع

☆......تحفظ ختم نبوت کے لئے پارلیمنٹ کے اندر وباہر جدوجہد جاری رکھی جائے گی: مولانا فضل الرحمٰن

☆......پوری امت متحد ہوکر امریکا اور اس کے حواریوں کا مقابلہ کرے: مولانا سمیع الحق

☆......سوات میں معاہدے کے مطابق شرعی عدالتیں بحال کی جائیں: مولانا زاہد الراشدی

☆......عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا اخلاقی ودینی فریضہ ہے: پروفیسر ساجد میر

☆......دینی جماعتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے: قاری زوار بہادر

☆......میں ناموسِ رسالت کی حفاظت کے لئے مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں: مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری

☆......دینی مدارس کے لاکھوں طلبا کرام ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال!

۱۱ر اپریل ۲۰۰۹ء کو تاریخی بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں لاکھوں فرزندان توحید اور خدام ختم نبوت نے جوش وجذبہ کے ساتھ شرکت کی۔ کانفرنس کی تاریخ اور مقام کا تعین ۲۰ر ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کے اجلاس ملتان میں طے کرلیا گیا تھا۔

مزید مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے لاہور جاکر تمام دینی جماعتوں کی میٹنگ طلب کرکے ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی۔ جس میں مولانا میاں عبدالرحمان خطیب جامع مسجد انارکلی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قاری نذیر احمد جمعیت علماء اسلام، مولانا عبدالرؤف فاروقی جمعیت علماء اسلام، قاری جمیل الرحمٰن اختر پاکستان شریعت کونسل، قاری محمد رفیق انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، مولانا شمس الرحمان معاویہ اہل سنت، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی جامعہ اشرفیہ۔ مرکزی رابطہ کمیٹی نے لاہور، قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ، حافظ آباد، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین سمیت کئی ایک اضلاع کے تفصیلی دورے تقریباً تین ماہ میں مکمل کئے۔ اللہ پاک نے ان کی سعی وجہد کو شرف قبولیت سے بخشا۔ تا آنکہ عظیم الشان ختم نبوت بادشاہی مسجد کے وسیع

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

وعریض صحن میں منعقد ہوئی۔ سیکورٹی کے فرائض دارالعلوم مدینہ رسول پارک لاہور کے سینکڑوں طلبہ نے مولانا محمد اسماعیل فیض اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے جناب عبدالرؤف روفی مانسہرہ کی قیادت میں سرانجام دیے۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔

پہلی نشست

بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد حسن امیر مجلس لاہور نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری نذیر احمد کے فرزند ارجمند حافظ محمد طیب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب عابد ظہور نے حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ کی لکھی ہوئی نعت پڑھی!

اے رسول امینؐ خاتم المرسلینؐ
تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

اچھرہ کے خطیب مولانا علیم الدین شاکر نے افتتاحی خطاب فرمایا اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے حضرات کو خوش آمدید کہا۔ بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا سید عبدالخبیر آزاد نے ختم نبوت کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور سامعین کو پرامن رہ کر نظم وضبط کے ساتھ کانفرنس کے مقررین کے خطابات سننے کی تلقین فرمائی۔ خانوادہ لدھیانوی کے چشم وچراغ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ کے پڑپوتے مولانا حماد الرحمان لدھیانوی ایڈیٹر ماہنامہ طلیعہ فیصل آباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: وہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح قادیانیت کے تعاقب میں کسی کمی وکوتاہی کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست اعلیٰ میاں عبدالرحمٰن نے ختم نبوت کے کام کی اہمیت وفضیلت اور ضرورت کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ جامعۃ الحسینیہ رانا ٹاؤن کے طالب علم حافظ محمد کاشف نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

دوسری نشست

صدارت..... حضرت صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ کندیاں شریف نے کی۔

تلاوت..... قاری منور نوید نے کی۔

نعت..... سیف الرحمان اور حافظ قاری عبدالرحیم عزیز نے پیش فرمائی۔

حافظ نصیر احمد احرار، صدر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان نے کہا کہ طلبہ نے ہر دور میں تحریک ختم نبوت میں ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ جب تک زندہ رہیں گے محمد عربیؐ کی عزت وناموس کی حفاظت کریں گے۔

مولانا ضیاء الدین آزاد نے اپنے بیان میں قادیانی کمپنی شیزان کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

پاکستان شریعت کونسل پنجاب کے امیر مولانا عبدالحق خان بشیر نے پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت، قادیانیت کے تعاقب کے لئے جو بھی لائحہ عمل مرتب کرے گی. پاکستان شریعت کونسل شانہ بشانہ ہوگی۔ میرے والد محترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اب ضعف کی وجہ سے عملاً شریک نہیں ہوسکے تو انہوں نے اپنے مریدین، متوسلین، تلامذہ کو قادیانیت کے تعاقب کے لئے کردار ادا کرنے کا حکم دیا۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو عداوت یہودیوں کو تھی وہی قادیانیوں کو ہے۔ قادیانی یہودی گٹھ جوڑ ہو چکا ہے۔ پاکستان کے پانچ سو قادیانی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہوکر تربیت حاصل کر رہے ہیں تاکہ جانثاران ختم نبوت کا قتل عام کیا جائے۔ قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور پاک فوج سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ کیونکہ فوج جہاد کے لئے ہوتی ہے اور قادیانی جہاد کے منکر ہیں اور سویلین سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔

قاری جمیل الرحمن اختر نے کہا کہ ہماری قادیانیوں سے عداوت مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی وجہ سے ہے۔ قادیانی آج اگر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیں تو ہم انہیں سینہ کے ساتھ لگانے کے لئے تیار ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی پاکستان نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں حصول سعادت کے لئے حاضر ہوں۔ قادیانی اپنی ویب سائٹ میں میرا نام ہمدردوں میں شامل کر رہے ہیں۔ میں اس کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔ قادیانی تمام امور میں دائرہ اسلام سے

کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں

۱: پرویزی دور حکومت سے قبل اسلامی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا، سزائے موت نافذ کی جائے۔

۲: امتناع قادیانیت قانون اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

۳: حکومت آزاد قبائل سے کئے گئے معاہدہ پر خوش دلی سے اس کی روح کے مطابق عملدرآمد کرے اور ان علاقوں پر امریکی ڈرون حملوں کے ذریعہ قتل عام کو بند کرائے۔

۴: پرویز مشرف سمیت سانحہ لال مسجد کے کرداروں کے خلاف باقاعدہ کیس رجسٹرڈ کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۵: یہ اجلاس ملک میں بڑھتے ہوئے توہین رسالت کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف قرار دیتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت ایکٹ پر اس کی روح کے مطابق سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جائے۔ تاکہ کسی بدباطن کو توہین رسالت کی جرأت نہ ہوسکے۔ نیز یہ اجلاس کمال اسپننگ ملز فیصل آباد کی طرف سے بار بار توہین آمیز یا مشتبہ ہیڈ شیٹس شائع کرنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ بالا مل سمیت تمام ملوں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے متنازعہ اور گستاخی پر مشتمل پرنٹ شائع نہ کریں جس سے لوگوں میں اشتعال اور ملز کو نقصان ہو۔

۶: یہ اجلاس ملک بھر کے خطباء سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کریں تاکہ نئی نسل کو قادیانی عقیدہ کی سنگینی کا احساس ہو۔

۷: یہ اجلاس لاہور اور مضافات کے دینی مدارس کے علمائے کرام، رابطہ کمیٹی ختم نبوت کانفرنس، نیز سیکورٹی کے فرائض سرانجام دینے والے سینکڑوں نوجوانوں، کانفرنس کی کامیابی کی کوشش کرنے والے اداروں بالخصوص حکومت پنجاب، محکمہ اوقاف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ پاک انہیں اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائیں۔

خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کچھ عرصہ قبل تک لاہوری قادیانیوں کو کافر نہیں سمجھتا تھا۔ مجاہدین ختم نبوت کی تحریرات نے مجھے سوچنے پر مجبور کردیا۔ اب میں دونوں کو کافر سمجھتا ہوں۔ ختم نبوت کا ایک مفہوم نبوت ختم والا ہے۔ دوسرا تکمیل نبوت ورسالت ہے۔ قرآن کی تکمیل اور اتمام نبوت ہو چکی ہے۔ ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی'' تمام نعمتیں اس وقت نعمت ہیں جب اس کے ساتھ ہدایت ہو۔ اگر ہدایت نہیں تو کوئی نعمت نعمت نہیں رہتی۔ قادیانیت کی پشت پر پورا کفر ہے۔ یہودی، عیسائی، ہندو اس کی پشت پر ہیں۔ لہٰذا ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔ تاکہ قادیانیت کی راہ میں مکمل رکاوٹ ہو سکے۔

تیسری نشست

صدارت...... حضرت مولانا سلیم اللہ خان، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے کی۔

تلاوت...... قاری محمد اکرم احرار، قاری ذوالنشر فیصل آباد نے کی۔

نعت...... رانا محمد عثمان قصوری، حافظ محمد قاسم گجر، سید سلمان گیلانی، حافظ ابوبکر نے پیش کی۔

مہمان خصوصی...... حضرت مولانا نذر الرحمن خلیفہ مجاز حضرت الامیر دامت برکاتہم العالیہ تھے۔

قراردادیں...... مولانا عزیز الرحمن فیصل آباد نے پیش کیں۔

مولانا زاہد الراشدی، جنرل سیکرٹری پاکستان شریعت کونسل نے خطبہ مسنونہ کے بعد کہا کہ اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اتحاد، حوصلہ، پیش رفت کا ذریعہ بنائے۔ میں سوات کا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ سوات کا المیہ یہ ہے کہ وہاں دوہرا تہرا ظلم ہوا ہے چوتھا ظلم ہونے جارہا ہے۔ سوات میں شرعی عدالتیں قائم تھیں۔ فرنگی استعمار کے دور میں تھیں۔ الحاق کا نقصان یہ ہوا کہ شرعی عدالتیں ختم کردی گئیں۔ بہاولپور، قلات، خیرپور میرس، سوات، امب کو قاضی عدالتوں سے محروم کیا گیا۔ تیسرا ظلم شیرپاؤ کی وزارت اعلیٰ کے دور میں یہ ہوا کہ ڈیڑھ ہفتہ دھرنا دیا گیا تو عدالتوں کی بحالی کا وعدہ کرنے کے باوجود دھوکہ دیا گیا۔ اب معاہدہ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ سوات کے عوام کی مرضی کے مطابق شرعی عدالتیں بحال کی جائیں۔ امریکہ کو سوات میں اور کسی خطہ میں امن نہیں چاہئے۔ شرعی عدالتیں پورے ملک کا حق ہے۔ جبر کے ذریعہ اسلام کا راستہ نہیں روکا جاسکتا۔ معاہدہ کرکے اس سے انحراف کی کوشش کی جارہی ہے۔

بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا سید عبدالخبیر آزاد نے کہا آج کی عظیم الشان کانفرنس خوبصورت گلدستہ کی صورت میں موجود ہے۔ انہوں نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مولانا صاحبزادہ حامد سعید کاظمی کو خوش آمدید کہا۔ نیز ڈائریکٹر جنرل محکمہ اوقاف کو بھی خوش آمدید کہا۔

وفاقی وزیر مذہبی سید حامد سعید کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں ختم نبوت کانفرنس کے ذی وقار واحتشام شرکاء، مہمانان گرامی، حاضرین محفل میں مولانا عبدالخبیر آزاد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کا موقع فراہم کیا۔ ختم نبوت کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ رب کائنات نے قرآن مجید میں انبیاء کرام سے لئے جانے والے عہد کا ذکر کیا اور آپ کو مصدق کہا۔ یعنی تم سب گزر چکے ہوگے اور وہ آخر میں آپ سب کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ آپ نے سب کی تصدیق کی اور اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا۔

مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے افضلیت نبوی پر خطاب کیا۔ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء، آپ کی امت میں ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ (جو انشاءاللہ آئندہ شمارہ میں پیش کیا جائے گا) مولانا سلیم اللہ اویسی خطیب جامع مسجد سیدنا علی ہجویریؒ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں مجلس کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس قطب البلاد لاہور کی کانفرنس میں خطاب کا موقع فراہم کیا۔ آج امت کو درپیش چیلنجز کا سامنا کرنے کے لئے اتحاد کی ضرورت ہے۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عظیم کانفرنس کرنے پر مبارکباد پیش کی۔

مولانا عبدالغفور حیدری، جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف یہود ونصاریٰ نے ابتداء ہی سے سازشیں شروع کردیں تو صحابہ کرامؓ وتابعینؒ نے ان کے دجل وفریب کو چلنے نہیں دیا۔ انگریز سامراج نے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا تو علماء کرام نے مشترکہ طور پر ان کا مذہبی اور سیاسی مقابلہ کیا۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانی، صدر مملکت، وزیراعظم، آرمی چیف نہیں بن سکتا اور ایسے ہی علماء کرام کی محنت سے پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف شامل کی گئی۔ انہوں نے کہا ۱۹۷۳ء کا آئین اصل شکل میں بحالی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اگر ۱۹۷۳ء کی ترمیم کو چھیڑا گیا تو اس کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ ناموس رسالت کا قانون ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو امت مسلمہ متحد ہو کر اس کا دفاع کرے گی۔ انسانی حقوق کی پامالی کا شور مچانے والوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قانون تمام انبیاء کرام کے ناموس سے متعلق ہے۔ اگر کسی بدبخت نے ایسی کوئی حرکت کی تو اس کی مزاحمت کی جائے گی۔

پروفیسر ساجد میر، امیر جمعیت اہل حدیث نے

کہا کہ اس وقت جو چیلنجز درپیش ہیں اس کا انسداد اتحاد امت سے ہے۔ اتحاد کی راہ دکھلانے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات ہیں یہ اتحاد آپ کی محبت اور وابستگی اور والہانہ تعلق کی بناء پر تھا اور آج بھی اس کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک ختم نبوت کے تذکرہ سے بھرا ہوا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر جانیں چھڑکی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے قرآن پاک کی کئی ایک آیات سے ختم نبوت ثابت کی۔ انہوں نے کہا کہ اجل صحابہ کرامؓ نے اس اہم، حتمی، عقیدہ کے لئے قربانی دی۔ کسی نے بیرونی دباؤ پر آئین میں ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس بدلنے کی کوشش کی تو ہم سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوں گے۔

میاں محمد اجمل قادری نے فرمایا کہ جیسے بھٹو صاحب نے ختم نبوت کا مسئلہ حل کیا تھا۔ ان کے جانشین نظام عدل پر دستخط کر کے ملک کے مستقبل کا تحفظ کریں۔ ملک کا مستقبل اسلامی نظام عدل سے وابستہ کیا جائے۔

حضرت مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی ذات گرامی پر پوری ملت اسلامیہ اکٹھی ہے۔ قادیانیت عالمی سطح پر استعمار کی ایجنٹی کرتے ہوئے پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ وہ جہاد کے منکر ہیں۔ لہٰذا انہیں فوج سے نکالا جائے۔ جس مقصد کے لئے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا گیا تھا عالمی کفر نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ عالمی استعمار ہمارے دینی اثاثوں کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ آج پورا کفر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکا ہے۔ مغرب و مشرق عالم اسلام کے خلاف متحد ہے۔ حکمران ان کی صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔ سیاسی جماعتیں خاموش ہیں۔ ہم اگر نہ اٹھے تو پاکستان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ امریکہ، برطانیہ، انڈیا، اسرائیل پاکستان کے خلاف متحد ہیں۔ لہٰذا کے بغیر مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ صلیبی، یہودی، دہشت گردی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اس اجلاس کو اتحاد کا نقطہ اتحاد بنانا ہوگا۔

مولانا امجد خان نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف فیصلہ بھٹو کے دور میں ہوا۔ اس کا تحفظ کرنا PPP کا فرض ہے۔ پرچم ختم نبوت بلند ہوتا رہے گا۔ اسے سرنگوں نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ہم تن، من، دھن قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

وفاق المدارس کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ اس عظیم الشان اجتماع میں شرکت باعث سعادت ہے۔ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ جس پر قرآن وسنت کے بے شمار دلائل ہیں۔ ختم نبوت اس معنی میں ہے کہ تکمیل نبوت ہے۔ ختم نبوت کے منکرین کو بڑے اخلاص کے ساتھ اپنے اکابرین کی طرف سے اسلام، ختم نبوت قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر وہ مرزا قادیانی کو چھوڑ کر غلامی رسول میں آ جائیں تو ہم انہیں اپنے سر پر بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ قبر اور آخرت کو دیکھتے ہوئے تمہارے خیر خواہ ہیں۔ جو محمد کا دیوانہ ہے ہم اس کے، جو پیغمبر کا بیگانہ ہے ہم ان کے دجل و فریب کا پردہ چاک کریں گے۔ قادیانی قرآن وسنت، پاکستان کی عدالتوں کا باغی ہے۔ ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ قائم کیا جائے۔ امتناع قادیانیت ایکٹ، تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو ختم کرنے کی سازشوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لاکھوں طلبہ اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مدارس سے کوائف مانگنا معاہدہ کے خلاف ہے۔ سرکاری اہل کاروں کو کسی قسم کے کوائف نہیں دیں گے۔ ناخوشگوار صورتحال کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ دینی مدارس کے نظام تعلیم میں تبدیلی برداشت نہیں کریں گے۔

مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری نے فرمایا کہ میں اس کانفرنس میں اپنا نام لکھوانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ تمام حضرات حضور اکرم ﷺ کے خدام میں لکھے گئے ہیں۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے بہاولپور میں فرمایا تھا: ”میرے نامہ اعمال میں اور تو کچھ نہیں تھا۔ میں حضور ﷺ کا طرفدار بن کر آیا ہوں“ ہم سب حضور ﷺ کے طرف دار ہیں۔ تمام صلاحیتیں صرف کریں گے۔ ختم نبوت کا منشور حضور ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ ہے۔ منکرین ختم نبوت کا انجام اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسا ہونا چاہئے۔ جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز شفاعت کا استحقاق لے کر جائیں گے۔ شاہی مسجد کے میناروں کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے عقیدہ کا بھرپور تحفظ کریں گے۔ عقیدہ ختم نبوت پر پہرہ دیں گے۔ مولانا قاضی ارشد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ کی ناموس پر حملہ کرنے والوں کی شرارتوں سے امت کو بچایا جائے گا۔ حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

مولانا احمد علی سراج نے کہا کہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا تو اس وقت پارلیمنٹ میں مولانا مفتی محمودؒ تھے۔ آج مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں اس کا بھرپور تحفظ کیا جائے گا۔ جب گذشتہ حکمرانوں نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کیا تو مولانا کی قیادت میں ہم نے بحال کرایا۔ ہم قائد جمعیت کی قیادت میں ایک ہیں۔ ایک ہیں۔ ایک ہیں۔

مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی نے کہا۔ میں صرف مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مکمل تعاون کا یقین

دلاتا ہوں۔

مولانا محمد الیاس گھمن نے کہا کہ قادیانیوں سے ہزاروں مقامات پر مناظرے ہوئے۔ قومی اسمبلی کے فلور پر انہیں مکمل دفاع کا حق دیا گیا۔ آج قادیانیوں سے مناظروں کی ضرورت نہیں۔ قانون پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

قاری زوار بہادر، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان نے کہا کہ میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ایک سو نو سال قبل اسی مسجد میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ تمام مکاتب فکر کی طرف سے قادیانیوں کو للکار رہے تھے۔ آج ان کے نام لیوا للکار رہے ہیں۔ نہ کل ہمارے بزرگوں نے انہیں کامیاب ہونے دیا، نہ آئندہ ہونے دیں گے۔ مدارس کو دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ جب تک غلامان رسولؐ زندہ ہیں، عالم اسلام کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ ہم موت کے خریدار ہیں۔ ہمیں اس کے ذریعہ حیات جاوداں عطا فرمائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بریلوی مکتبہ فکر کے مسلمان ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی ختم نبوت کی تحریکوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ رہے، آج بھی ان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک مرتبہ پھر دینی جماعتوں کا اتحاد وقت کی ضرورت بن چکا ہے۔

قاری عزیز الرحمٰن فیصل آباد نے قرار دادیں پاس کرائیں۔

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث نے کہا کہ ختم نبوت کی یہ جماعت سیدنا صدیق اکبرؓ سے چل کر خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی امارت تک آ پہنچی ہے۔ آج بھی یہ کارواں جاری وساری ہے۔ چند دنوں بعد اسلام آباد پہنچنے والے ہیں۔ (یاد رہے کہ ۳۰/مئی کو اسلام آباد پاکی گراؤنڈ میں انشاء اللہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی) ہم رسول اللہ ﷺ کے نام پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ قرآن، حدیث، قبلہ، اسلام کی تکمیل، دین کی حفاظت کا ذمہ خدا نے لیا۔ عالمگیر نبوت سے اتحاد کا پیغام ملا۔ یہ سب ختم نبوت کی برکت سے ملا۔ کل شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے ہاتھ میں میاں نذیر حسین دہلویؒ کا ہاتھ تھا۔ مولانا ثناء اللہ کا، شاہ جیؒ کے ہاتھ میں ہاتھ تھا اور ۱۹۷۴ء میں مولانا مفتی محمودؒ کے ہاتھ میں روپڑیؒ کا ہاتھ تھا۔ بطور سپاہی خواجہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کے لئے یہ غلام حاضر ہے۔ جہاں حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ اور ان کی جماعت کے راہنماؤں کا پسینہ گرے گا اہلحدیث نوجوان اپنا خون پیش کریں گے۔ قادیانیو! تم ایک کفر کا ڈھونگ ہو۔ تم اپنی موت مر چکے ہو۔ جس حکمران نے تمہارے حق میں نرمی دکھلائی۔ رب نے ان کا بستر بوریا گول کردیا۔ ختم نبوت والی ترمیم کو چھیڑا گیا تو خواجہ صاحب کی امارت میں ہم اکٹھے ہوکر تمہارا بستر بوریا گول کردیں گے۔

مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ پاکستان کی کلیدی اسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ نیو اسٹاک کا ڈائریکٹر جنرل قادیانی ہے۔ ان تمام قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ تاکہ یہ اپنے ماتحتوں کو گمراہ نہ کرسکیں۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ میں قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان کی قیادت میں کام کرنے والے مبلغین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہمارا عقیدہ کل بھی تھا، آج بھی ہے، آئندہ قیامت تک رہے گا کہ نبوت کا سلسلہ حضور ﷺ پر بند ہوگیا۔ صحابہ کرامؓ پر صحابیت ختم ہے۔ اہل بیت نبوی پر اہل بیت ہونا ختم ہے۔ میں مجلس کی قیادت کو عملی طور پر یقین دلاتا ہوں۔ اصحاب پیغمبر کا تحفظ حقیقت میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت ہیں۔ آج صدیق اکبرؓ کے نام لیوا یہ اعلان کرتے ہیں کہ مسیلمہ پنجاب کا قلع قمع کرنے کے لئے اشارہ ہوگا۔ ہم سر کے بل آئیں گے۔ ہم آئندہ بھی میدان نہیں چھوڑیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہؒ نے شاہ جیؒ کو امیر شریعت کے لقب سے نوازا۔ امیر شریعتؒ کی آواز پر دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ ہم صحابہؓ کے دشمن کو برداشت نہیں کرتے تو رسول اللہ کے دشمن کو کیسے برداشت کیا جاسکتا ہے۔ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے یقین دہانی کراتے ہیں۔

میاں مرغوب احمد ایم۔این۔اے مسلم لیگ ”ن“ نے کہا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے۔ ہم آپس میں اتحاد کرتے ہوئے فروعی اختلاف کو پس پشت ڈال دیں۔ ہم ناموس نبوت، ناموس صحابہؓ کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنیں۔ اس پر متحد ہوکر چلنا ہوگا۔ مجھے خوشی ہے کہ آج بادشاہی مسجد میں تمام دینی جماعتوں کے قائدین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں۔

مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ قائد جمعیت اور اکابر علماء کرام! ۳۵ سال کے بعد یہ منظر دیکھنے میں آیا۔ جب قائد جمعیت مولانا مفتی محمودؒ نے اسمبلی میں جنگ لڑی۔ باہر شیخ بنوریؒ تھے۔ آج امریکہ کی سرپرستی میں قادیانی باہر آرہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ امت مسلمہ ایک ہوکر بزرگوں کے شانہ بشانہ ختم نبوت کا تحفظ کرے۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم سے پہلے مولانا اللہ وسایا نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ مجلس کی پالیسی کبھی بھی تشدد کی نہیں تھی۔ ختم نبوت کا پلیٹ فارم پرامن جدوجہد کا پلیٹ فارم ہے۔ اس سے کامیابی ملی۔ جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی ہے۔ ان کا مقابلہ جاری رہے گا۔

www.khatm-e-nubuwwat.info

انہوں نے قائد جمعیت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمیشہ بھی ہماری سرپرستی فرمائی اور آئندہ بھی فرمائیں گے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن مدظلہ نے پرسوز آواز میں خطبہ اور آیات قرآنی تلاوت فرمائیں تو مجمع عش عش کر اٹھا۔ آپ نے فرمایا کہ بادشاہی مسجد کا یہ میدان اس دن کو ایک بار پھر دہرا رہا ہے جو دن ختم نبوت کی تاریخ کے صفحات پر اس طرح نقش ہو چکا ہے کہ اسے نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ بھلایا جاسکتا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی کانفرنس نے پارلیمنٹ سے تاریخ ساز فیصلہ کرایا جو آئین کا حصہ ہے۔ ہم لوگ جو مختلف سیاسی اور غیر سیاسی انجمنوں میں گرفتار رہتے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے یہ کارکن، قلعہ ختم نبوت کی چوکیداری کرتے رہتے ہیں۔ سرحدات کی حفاظت کے لئے ہر وقت چوکس رہتے ہیں اور ہمیں بھی اس حوالہ سے چوکس کرتے رہتے ہیں۔ میں مولانا اللہ وسایا پر واضح کرتا ہوں کہ یہ میرا کوئی احسان نہیں بلکہ فریضہ ہے۔ قادیانی فرقہ سے پوری امت کو واسطہ ہے۔ ہم اور آپ اپنی مجالس میں اس بات کو دہراتے رہتے ہیں کہ یہ جہاد کے منکر ہیں۔ آج ایک بار پھر عالمی استعمار، امریکہ کی قیادت میں جہاد کے تصور کے خاتمہ کے لئے تمام تر مادی قوت استعمال کر رہا ہے۔ کوئی مسلمان اپنے عقیدہ، مذہبی آزادی، آزادی و حریت کے لئے سرشار ہے تو اسے نیست و نابود کرنے کے لئے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ جہاد کا انکار قادیانیت کی تحریک ہے۔ ہم کو امت کی صفوں کے لئے اتحاد اور تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لانا ہے۔ ہمارے دو میدان ہیں۔ ایک ہمارا مسلم معاشرے کا اور دوسرا ہمارے سیاسی مسئلہ ہے۔ ہمارا مسلم معاشرہ مذہب کے ساتھ وابستہ ہے تو اس کی یہ وابستگی دین و مذہب کے ساتھ ہے اس میں مدرسہ کا بنیادی کردار ہے۔ آج عالمی استعمار تمام تر توانائیوں کے ساتھ یلغار کر چکا ہے تو نشانے پر دینی مدرسہ کو رکھا ہوا ہے۔ دینی مدرسہ کو فرقہ پرست کہہ کر کارروائی کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مدرسہ والو! آپ کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ جب دیوبند میں انار کے درخت کے نیچے ایک مدرسہ کا آغاز کیا گیا۔ انگریزی اقتدار نے اس کا تمسخر اور مذاق اڑایا تھا۔ اس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو نیچ (نچ) قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ اسے معاشرہ کا کمترین اور ذلیل طبقہ قرار دیا گیا۔ وہ کمزور ترین اور حقیر قوت آج امریکہ جیسی عالمی قوت کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔ سمجھو میرے اکابر کی کمان سے جو تیر نکلا تھا آج نشانہ پر لگا ہے۔ ہماری جنگ کمزور انسانوں سے نہیں بلکہ دنیا کے باطل امریکہ کے تہذیبوں سے ہے۔ آزادی و حریت ہر فرد کا پیدائشی حق ہے۔ فرمایا حضرت عمرؓ نے ”ہماری ماؤں نے ہمیں آزاد جنا ہے۔“ آج یہ پیدائشی حق تسلیم نہیں کیا جارہا۔ آج افغانستان، عراق، فلسطین، کشمیر کے مسلمان آزادی و حریت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ عسکریت جرم ہے میں بھی کہتا ہوں لیکن اگر عالمی قوت یا کوئی بھی ملک ریاستی طاقت کی بنا پر قوم کی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اسرائیل فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم نہیں کرے گا تو جواب میں عسکریت پسندی فطری عمل ہے۔

اگر انڈیا میں کشمیریوں کا حق آزادی تسلیم نہیں کیا جاسکتا، عراق میں امریکہ ان کی آزادی و حریت پر قبضہ کرنے کے لئے آیا تو عسکریت کا پیدا ہونا فطری ردعمل تھا۔ طالبان نے افغانستان کے پورے معاشرہ کو کلاشنکوف سے پاک کردیا تھا۔ وسط ایشیاء کے وسائل اور تجارت اور عراق اور کابل کے وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے امریکہ نے پلان بنایا ہے۔ ان پر حملہ کیا گیا تو عسکریت پسندی فطری ردعمل ہے۔

اگر امریکہ، اس کے حواری اور اتحادی چاہتے ہیں کہ عسکریت کا خاتمہ ہو تو اپنی فوجیں واپس لے جائیں عسکری ردعمل کے خاتمہ کی میں ضمانت دینے کو تیار ہوں۔ یہ راستہ تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔ امریکہ کو بھی مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ ۲۰۰۱ء میں جو جنگ شروع کی گئی تھی، کیا اس کی شدت اور وسعت میں اضافہ ہوا یا نہیں؟ آٹھ سالہ تجربہ بتارہا ہے کہ اس کے اثرات قبائلی علاقوں میں پھیلے۔ حالات نے ہماری تصدیق کی۔ پچھلے سال جولائی میں اپنے ملک کے حکمرانوں سے کہا کہ آپ نے جنگ جاری رکھی تو سرحد آپ سے جارہا ہے۔ ہم آئینی تقدس و فریضہ سے بچے توپوں کی طرف رخ نہیں کرتا۔ عسکریت پسند جب چاہیں مکمل کنٹرول حاصل کریں۔ تو پاکستان کا کیا ہوگا؟ وزیراعظم نے ۲۲ جولائی کو اجلاس بلایا۔ جس میں تمام اتحادی جماعتیں، اسٹیبلشمنٹ پنجاب و سرحد کے حکمرانوں نے شرکت کی۔ تمام ایجنسیوں کے ہیڈ موجود تھے اور سات گھنٹے تک بریفنگ دی گئی۔ میں نے کہا کہ جس پالیسی پر ۲۰۰۱ء میں گامزن ہوئے تھے اس میں دلدل میں پھنستے چلے گئے ہیں۔ ملکی سلامتی کے سوال پر فیصلہ کن بات کرو۔ تشدد کی پالیسی غلط تھی۔ آپ کی دعوت سے سات گھنٹے کی تفصیلی بحث کے بعد متفقہ طور پر اس بات کو تسلیم کیا گیا اور ہمارے موقف کی تائید کی گئی۔ جب پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا، پالیسی تبدیل کرنے کا اعلان کیا تو میں نے ان سے کہا کہ حکومت سازی یہ ثانوی مسئلہ ہے۔ ملکی سلامتی پہلا مسئلہ ہے۔ ملکی سلامتی کو ترجیح دی جائے۔ تو کہنے لگے کہ اس کے راستہ میں مشرف رکاوٹ ہے۔ تو خدا کی تاریخ مشرف کی رخصتی پر ختم ہوئی۔ مولانا نے ایک گھنٹہ سے زیادہ خطاب فرمایا اور ملک و ملت کو درپیش مسائل کی نشاندہی اور حل بتلایا۔ آپ کی دعا پر پونے چار بجے کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک!

© WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

اپیل

کے امیرِ مرکزیہ خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی

ملک بھر کے علماء اور خطباء سے

جناب واجب الاحترام علماء کرام زید مجدکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی، مرزائی اندر ہی اندر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں، میں آپ حضرات سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے خطبہ میں تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے خطرناک عزائم اور مکروہ چہرہ کے متعلق نوجوانوں کو آگاہ فرمادیا کریں تاکہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کو ادا کرنے میں خدا کے ہاں اجر کے مستحق بن سکیں۔ امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان فون نمبر: ۲۵۸۳۴۸۶-۲۵۱۴۱۲۲